REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT. NO. RN. 61/57.

۱۴؍رجب ۱۳۹۵ ہجری ۔ ۲۴؍وفا ۱۳۵۴ ہجری شمسی ۔ ۲۴؍جولائی ۱۹۷۵ عیسوی

اخبار احمدیہ

قادیان ۲۰؍وفا (جولائی) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب کرام اپنے پیارے امام کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر اور جملہ مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے درد والحاح سے دُعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۲۰؍جولائی حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر مقامی و ناظر اعلیٰ مع جملہ درویشان خیر و عافیت سے ہیں۔

قادیان ۲۰؍جولائی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اپنی دو صاحبزادیوں امۃ الکریم کوکب صاحبہ و امۃ الرؤف صاحبہ حیدرآباد دکن کے سفر سے آج صبح قریباً گیارہ بجے واپس تشریف لے آئے محترمہ بیگم صاحبہ ابھی مزید کچھ عرصہ بغرض علاج حیدرآباد میں قیام فرمائیں گی۔

○

ربوہ اور قادیان کے متعلق
امریکن احمدی زائرین کے ایمان افروز تاثرات

ترجمہ از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے قادیان

گزشتہ سال ربوہ کے جلسہ سالانہ پر درجنوں کی تعداد میں امریکن احمدی دوست تشریف لائے۔ ان میں امریکن نسل کے افراد بھی تھے اور نیگرو نسل کے۔ مرد بھی تھے اور خواتین بھی۔ ان سب کو مرکز احمدیت کی زیارت اور خلیفۂ وقت سے ملاقات کا شوق ہزاروں میل سے کھینچ لایا تھا۔ وہ تمام بڑے پُرخلوص لوگ تھے۔ اسلام کے لئے فدائیت اور قربانی کے جذبوں سے سرشار تھے۔ جلسہ سالانہ ربوہ کے بعد ان میں سے قریباً پانچ درجن افراد احمدیت کے دائمی مرکز قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائے۔ اور مسجد مبارک، مسجد اقصیٰ، بہشتی مقبرہ اور دار المسیح کی زیارت سے مشرف ہونے کے علاوہ خشوع خضوع کے ساتھ نمازیں پڑھتے رہے اور بیت الدعا میں دُعائیں کیں۔ ان کا خلوص بھی قابل صد رشک تھا۔ اور آداب اسلامی کی پابندی بھی۔ اور یہ تمیز کرنا مشکل تھا کہ ان کے مردوں میں اسلام کی محبت زیادہ تھی یا خواتین میں۔ باجماعت نمازوں میں حاضری اور ہمہ اوقات درود و سلام میں شغف کا نظارہ اتنا ایمان افروز تھا کہ وہ چیز دیکھنے کی تھی بیان کرنے کی نہیں۔

ان میں سے بعض نے واپس جاکر اپنے تاثرات لنڈن سے شائع ہونے والے "احمدیہ بلیٹن" میں شائع کروائے جن کا ترجمہ محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے نے بھجوایا ہے۔ جسے ہم شکریہ کے ساتھ ہدیہ قارئین کرتے ہیں۔

اسسٹنٹ ایڈیٹر

تاثرات بہن عائشہ سلیم صاحبہ

محترمہ بہن عائشہ سلیم صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ:-

"زیارت ربوہ بہت ہی ولولہ خیز اور زندگی بخش تھی۔ نمائندہ خواتین کے قیام کا انتظام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احاطہ کے حصہ میں کیا گیا تھا۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ (حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) جو چھوٹی آپا کے نام سے یاد کی جاتی ہیں ہمارے وہاں پہنچنے پر جلد ہی ہمارے پاس تشریف لائیں۔ آپ کی اس مختصر لیکن پُرجوش ملاقات کے بعد ہمیں حضور کے مکان پر بلوایا گیا۔

حضور کی اس اوّلین ملاقات سے میرے دل میں کئی طرح کے جذبات اُمڈ آئے۔ ایک ماہ سے انفلوئنزہ سے علیل ہونے کے باعث آپ بہت ضعیف ہو چکے تھے۔ اور اس ساری ملاقات میں آپ اُٹھ کر بیٹھ نہیں سکے۔ مَیں نے آپ کی صحت والی بہت سی تصاویر دیکھی ہوئی ہیں۔ لیکن کمبلوں کے ایک انبار تلے پڑا دیکھ کر میں جذبات سے مغلوب اور آپ کی صحت کے بارے میں فکرمند ہوگئی تاہم مجھے اس بات سے حوصلہ ہوا کہ باوجود ایسی طویل علالت کے ہمارے پہنچتے ہی آپ نے ملاقات کے لئے ہمیں بلوا بھیجا تھا۔

جلسہ سالانہ شروع ہوا تو گویا آپ کی صحت میں افاقہ ہوگیا۔ آپ کی پہلی تقریر میں جو خطبۂ عید تھی آپ کو بار بار کھانسی ہوتی تھی اور آپ کی آواز نحیف تھی۔ لیکن جلسہ سالانہ کے اختتام پر آپ نے مقررہ وقت سے بھی ایک گھنٹہ زیادہ لے کر دو گھنٹے تقریر فرمائی ایک روز تو باآواز بلند "اللہ اکبر" اور "اسلام زندہ باد" کے نعرے آپ نے لگائے جواباً حاضرین نے جس قدر جذباتی رنگ میں نعرے بلند کئے۔ آپ اس کا اندازہ نہیں لگا سکتے جلسہ خواتین مستورات کے ایک کنارہ پر اور مردانہ جلسہ دوسرے کنارہ پر ایک دوسرے سے فاصلہ پر منعقد ہوتے ہیں۔ البتہ حضور کی تقریر (جو مردانہ جلسہ میں) ہوتی ہے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ خواتین کو بھی پہنچتی ہے۔

ربوہ میں ہر شخص کو حضور سے شدید محبت ہے۔ جب آپ علیل ہوں تو ہر ایک کو قلبی تکلیف ہوتی ہے۔ اور آپ کو افاقہ ہو تو کوئی متنفس ایسا نہیں ہوگا جو مسرور و شاداں نہ ہو

قیام ربوہ کے دوران فجر سے رات سونے تک معمولاً پروگرام کے مطابق ایک سو افراد کے ہاں جانے پر ہم مدعو ہوتے ہوں گے۔ حضرت چھوٹی آپا صاحبہ کی خاص توجہ ہم پر مرکوز رہی آپ کی طرف سے ہمارے مرتبہ پروگرام میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بڑی صاحبزادی (حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ) کے ہاں جانے کی دعوت بھی شامل تھی۔

ربوہ اور قادیان میں حضرت احمد علیہ السلام کی اولاد میں سے اتنے افراد سے ملاقاتیں اور ان میں سے خواتین سے معانقے ہوئے اور گرمجوشی سے ہمیں خوش آمدید کہا گیا کہ مجھے یوں محسوس ہوتا تھا کہ مجھے حضور علیہ السلام کا اور بھی قرب حاصل ہوگیا ہے۔

مختصراً سارے تاثرات کو بیان کرنا بھی بے حد مشکل ہے البتہ سب سے بڑی شے

(باقی ص۱۱ پر دیکھئے)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۴ر وفا ۱۳۵۴ ہجری شمسی

شکریہ اور یاددہانی

یہ امر باعث فخر وانبساط ہے کہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت اشاعتِ اسلام کی خاطر قربانیوں کے اعلیٰ مقام و معیار پر قائم ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلفاء کرام نے جس رنگ میں جماعت کی تربیت فرمائی ہے اس نے جماعت کے تمام افراد کے دلوں میں یہ جذبہ پیدا فرما دیا ہے کہ وہ ہمہ اوقات دینِ اسلام کی خاطر ایثار و قربانی کے لئے آمادہ رہتے ہیں۔ اور ان کے کان ہر اس آواز کو سننے کے لئے تیار رہتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہوں کہ تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

نظارت بیت المال آمد کی طرف سے ہمیں یہ اطلاع دی گئی ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے حالیہ خطبات میں جماعت کو جو اس امر کی طرف توجہ دلائی تھی کہ تبلیغی کام کی وسعت اور شدید مہنگائی کے اثرات سے بجٹ پر جو غیر معمولی بوجھ اور دباؤ پڑ رہا ہے اس کا مقابلہ کرنے کے لئے جماعت اپنی کمر ہمت کو کس لے۔ اور وقت و حالات کے تقاضا کے مطابق مزید قربانیاں دینے کے لئے آمادہ ہوگا۔ حضور کے ان ارشادات کی تعمیل میں نظارت موصوفہ کی طرف سے جماعت کے مخلصین کو انفرادی طور پر بھی اور جماعتی طور پر بھی توجہ دلائی گئی تھی۔ چنانچہ جماعت کے مخلصین اور ایثار و قربانی کے جذبات رکھنے والے بھائیوں اور بہنوں نے بڑی ہی والہیت اور بڑے ہی خلوص وانبساط کے ساتھ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ماہوار چندوں میں اضافہ کے وعدے کئے ہیں۔ بلکہ بعض زیادہ فرض شناس افراد جماعت نے تو یہ وعدہ کیا ہے کہ موجودہ مالی سال کے جو دو ماہ (مئی و جون) گزر چکے ہیں ان کا چندہ بھی وہ اضافہ کے ساتھ ادا کریں گے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ بعض نے عملاً اضافہ کی رقم بھجوا بھی دی ہے جماعت کے ایسے مخلصین جنہوں نے سیدنا حضور انور کے ارشادات کی تعمیل میں فدائیت کا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ مرکز کے شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان سب کو جزائے خیر بخشے۔ اور ان کے اموال واخلاص میں برکت عطا فرمائے۔ اور وہ تمام افراد بھی پیشگی شکریہ کے مستحق ہیں جو مرکز کی ضروریات کے احساس کے ساتھ اپنے چندہ جات میں اضافہ کی اطلاعات عنقریب بھجوانے والے ہیں۔

چندہ جات میں اضافہ کی کئی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک ممکن صورت یہ ہے کہ جماعت کے تمام دوست اپنی آمدنیوں کا جائزہ لیں اور اپنی ضروریات کی قربانی کرتے ہوئے وہ مرکز کی ضروریات کو ترجیح دیتے ہوئے اپنے اسباب کی حد تک چندوں میں اضافہ کریں دوسری صورت یہ ہے کہ تاجر احباب جن کی آمدنیوں میں مہنگائی کی وجہ سے قدرتی طور پر اضافہ ہوا ہے۔ وہ اضافہ آمد کو بحصہ رسدی مرکز کی طرف منتقل کر دیں۔ تیسری ممکن صورت یہ ہے کہ جماعت کے افراد جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے نظام وصیت میں شامل ہونے کی توفیق بخشی ہے۔ اور وہ اس وقت اپنی آمدنیوں کا ۱/۱۰ حصہ ادا کر رہے ہیں۔ وہ اس حصہ آمد کی شرح کو بڑھا کر ۱/۹ یا ۱/۸ کر دیں۔

اس نکتہ کو ہماری جماعت بفضلہ تعالیٰ خوب سمجھتی ہے کہ الٰہی جماعتوں کا مدار وجود ایثار و قربانی سے ہی تشکیل پاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ میں جب حضور نے ایک عظیم مہم کے موقع پر اپنے بلند مرتبت صحابہ کرام کو قربانیوں کے لئے پکارا تو صحابہ رضوان اللہ علیہم نے بے مثال فدائیت کا مظاہرہ کیا۔ یوں تو سبھی صحابہ نے اپنا تمام اثاثہ لا کر حضور کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ اور جب حضور نے دریافت فرمایا کہ اے ابوبکرؓ! کیا آپ نے اپنے گھر میں کچھ چھوڑا ہے؟ تو اس مجسمہ فدائیت نے جو جواباً عرض کیا وہ تاریخ اسلام میں آب زر سے لکھا گیا۔ اور رہتی دنیا تک ایثار و قربانی کا ایک نشان بن گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا ؎

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

یہ الفاظ خدا تعالیٰ نے صدیق اکبر کے لئے ہی مقدر کر رکھے تھے۔ اور اسی مقدس و مطہر عاشقِ رسولؐ کی زبان ہی یہ الفاظ ادا کر سکتی تھی۔ لیکن ہمارے سامنے وہ نمونہ آج بھی موجود ہے۔ اور ہم اس نمونہ کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتے ہیں اس وقت جبکہ جماعت اپنی ابتدائی دور میں سے گذر رہی ہے الٰہی جماعتوں کی طرح اسے بھی بے شمار قربانیاں کرنی ہیں۔ ہمیں مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو قربانیوں کے جذبے سے سرشار کیا ہے۔ اور جماعت کے تمام افراد وقت اور حالات کے تقاضوں کا ساتھ دیتے ہوئے ایسی قربانیاں کرتے چلے جا رہے ہیں کہ ایک طرف تبلیغ واشاعت اسلام کے کام کو وسیع اور تیز تر کرنا ممکن ہو گیا ہے۔ اور دوسری طرف ہماری جماعت کے مخالفین بھی اس امر کا برملا اعتراف کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کا مالی نظام بہت مضبوط ہے۔ اور اس کی ہر نئی نسل اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے قربانی کے بے پناہ جذبے کے ساتھ ساری دنیا میں اسلام کی عظیم الشان خدمت بجا لا رہی ہے۔ اور اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے کہ ترقیات کے بام تک پہنچنے کے لئے ہر قسم کی قربانیاں ہی سیڑھیوں کا کام دیا کرتی ہیں۔

پس ہم نظارت بیت المال آمد کی طرف سے جماعت کے ان تمام مخلصین کی خدمت میں ہدیہ تشکر پیش کرتے ہیں۔ جنہوں نے مومنانہ اور مخلصانہ رنگ میں اپنی قربانیوں کے معیار کو بڑھایا ہے۔ اور ان تمام افراد کی خدمت میں بھی جو عنقریب مرکز کی طرف اپنا دستِ تعاون بڑھانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو حافظ وناصر ہو اور ان کی قربانیوں کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ

اس عظیم الشان منصوبے کی تکمیل کے لئے جماعت کے مردوں، عورتوں اور بچوں نے جس جذبہ فدائیت کے ساتھ اپنے پیارے امام ہمام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہا ہے وہ ساری جماعت کے لئے سرمایۂ فخر ہے اور جماعت نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کو اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے لئے قربانیاں کرنے کے جس مقام پر کھڑا کرنا چاہا تھا۔ جماعت خدا کے فضل سے عین اسی مقام پر کھڑی ہے۔ اور اس نے اپنی ذاتی ضروریات کو بالکل پس پشت ڈال کر اسلام کی ضرورت کو مقدم کر کے اپنوں اور بیگانوں سے خراج تحسین حاصل کیا ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے کہ ایک چھوٹی سی جماعت نے اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے اپنے دلوں اور اپنی جیبوں کو کھول کر ۱۲/۱ ۲ کروڑ روپیہ کی رقم اپنے امام کے قدموں میں ڈال دینے کا ناقابل شکست عزم کر لیا ہے۔

جیسا کہ ہمیں نظارت بیت المال آمد کی طرف سے اطلاع دی گئی ہے بھارت کی تمام جماعتوں اور افراد نے بھی اس منصوبے کے لئے بڑی فراخدلی کے ساتھ وعدے پیش کئے ہیں۔ اور پیشگیوں کی رفتار بھی بہت تسلی بخش ہے۔ اس کے ساتھ ہی بعض احباب جماعت جنہوں نے ابتداء میں اس تحریک کی عظمت کو پوری طرح نہیں سمجھا تھا۔ اب اس کے تمام متوقع اثرات پر نظر رکھتے ہوئے اپنے وعدوں میں اضافہ کر رہے ہیں۔ الحمد للہ

ہو سکتا ہے کہ جماعت کی نئی پود کے بعض نوجوان ایسے ہوں جو اس عظیم الشان تحریک میں حصہ نہ لے سکے ہوں۔ یا تحریک کی ابتداء میں برسر روزگار نہ رہے ہوں اور اب وہ ملازمتیں اختیار کر چکے ہوں یا کوئی تجارتی کاروبار شروع کر چکے ہوں جماعت کے عہدیدار مقامی طور پر یقیناً اس کوشش میں ہوں گے کہ ایسے نوجوانوں کو بھی اس کثیر المقاصد تحریک میں شامل کیا جائے جو آگے چل کر اسلام کی نشأۃ ثانیہ کی ضامن بننے والی ہے۔ خدا کرے کہ جماعت کا کوئی فرد اس تحریک سے باہر نہ رہ جائے آمین ثم

ف۔ا۔گ

درخواست دعا: محترم ڈاکٹر محمد یونس صاحب بھاگلپور کے متعلق تازہ اطلاع یہ موصول ہوئی ہے کہ خدا کے فضل سے بخار نارمل ہو گیا ہے۔ البتہ کمزوری بہت ہے احباب کرام سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: فیض احمد گجراتی درویش

خلاصہ خطبہ جمعہ

حقیقی نیکی وہی ہے جو محض خدا تعالےٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کی خاطر کی جائے

اللہ تعالےٰ نے ابن السبیل (مسافر) کے متعلق جو فرائض ہم پر عائد کئے ہیں قرآن نے ہمارا فرض ہے کہ انہیں ادا کرنے کی پوری کوشش کریں

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۰ر جون ۱۹۷۵ء

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد حضور پر نور نے آیت

لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ

(البقرہ آیت ۱۷۷)

تلاوت فرمائی اور پھر فرمایا :-

سورہ البقرہ کی اس آیت میں

بہت سے وسیع مضامین

بیان کئے گئے ہیں۔ مجھے چونکہ کل گرمی لگ جانے کی وجہ سے ضعف کی شکایت ہوگئی تھی اس لئے میں محض اختصار کے ساتھ چند باتیں بیان کرنے پر اکتفا کروں گا۔ اور ان کی طرف اپنے دوستوں اور بھائیوں کو توجہ دلاؤں گا

اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں البر کا لفظ دو دفعہ مختلف معانی میں استعمال کیا ہے۔ البر کے ایک معنے ہیں الطاعۃ اصلاح الصدق

اس لحاظ سے

اَلْبِرّ کے معنیٰ

یہاں یہ ہوں گے۔ ہر قسم کے فساد سے پاک ہونا اور ہر قسم کے حقوق اور واجبات پوری اطاعت سے ادا کرنا۔ پس فرمایا۔ حقیقی نیکی یہ نہیں کہ تم نمازوں کی ادائیگی کے وقت مشرق اور مغرب کی طرف منہ کرو۔ یا ان بشارات کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اللہ تعالےٰ نے تمہیں قرآن مجید میں دی ہیں کہ مشرق و مغرب کے تمام ممالک پر تمہارا قبضہ ہوگا اور وہ اللہ تعالےٰ کے ہو جائیں گے "اَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ" کہ جس طرف تم رخ کروگے

اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت

اور اس کے ملائکہ کی فوج کو اپنی امداد کیلئے پاؤ گے تو فرمایا ان پیشگوئیوں کو پورا کرنے کے لئے تم مشارق اور مغارب کی طرف نکلو۔ یا عبادت کی غرض سے تم مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔ تو محض یہ بات وہ نیکی نہیں جس کا تمہارا رب تم سے تقاضا کرتا ہے۔ فرمایا وَلٰكِنَّ الْبِرَّ (اور یہاں البرّ کا لفظ دوسرے معنیٰ میں استعمال ہوا ہے۔) مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ کہ ہر قسم کے فساد سے پاک اور حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پوری اطاعت اور فرمانبرداری سے ادا کرنے والا وہ ہے جو ایمان باللہ کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے والا ہو یعنی علیٰ وجہ البصیرت خدا تعالےٰ کی وحدانیت پر یقین رکھتا ہو اور اس کی ذات اور صفات میں کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ اور یقین رکھتا ہو کہ صحیفۂ فطرت صحیحہ انسانیہ پر اس کی صفات کا انعکاس ہے اور تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ ہی سب نیکی ہے اور اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کا نعرہ لگاتے ہوئے فنا فی اللہ کے سمندر میں اپنی ذات کو غرق کر دینا ہی سچی اور صحیح اور حقیقی اطاعت ہے۔

تو اللہ تعالےٰ نے یہاں

نیکی کی "اصل صفت"

کی طرف اشارہ کیا ہے۔ اور وہ ہے مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ۔ یعنی نیک وہ ہے جو اللہ تعالےٰ پر ایمان لاتا ہے اور یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے اور کہ وہ واحد یگانہ ہے کوئی اس کا شریک نہیں۔ اور وہ یقین رکھتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کا یہ وعدہ کہ اس زندگی کے ساتھ تمہاری حیات ختم نہیں ہوگی بلکہ

حشر کے روز

پھر تمہیں اکٹھا کیا جائے گا۔ ضرور پورا ہوگا۔ اور اس روز ہم اپنے اعمال کو اپنے سامنے موجود پائیں گے۔ اور وہ یہ بھی یقین رکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے ملائکہ کو اس کارخانۂ علت و معلول میں آخری مخلوق علت قرار دے دیا ہے۔ اور اپنے اور مخلوق کے درمیان بطور واسطہ کے قائم کیا ہے۔ اور وہ یہ بھی ایمان لاتا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ہے۔ اور انسان کی انفرادی نشوونما اور ارتقاء اور انسان کی اجتماعی نشوونما اور ارتقاء

ایک خاص الٰہی منصوبہ

کے ماتحت ہی ہے اس لئے اس نے اپنے علم کامل کے مطابق ابتدائے پیدائش سے ہی الکتاب قرآن کریم کو ربانی ہدایت مقرر فرمایا ہے بے شک حضرت آدمؑ کے زمانہ سے ہی انبیاء پیدا ہوتے رہے جو انسان کو درجہ بدرجہ پست مقامات سے اٹھا کر

بلند مقامات کی طرف

لے جاتے رہے۔ لیکن ان کو جو کچھ بطور شریعت کے ملا وہ کامل اور مکمل شریعت نہ تھی۔ بلکہ نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ اسی کامل کتاب کا ایک حصہ تھی جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں عطا ہوا تھا۔ اصل کتاب، اصل شریعت اور ہدایت جو اللہ تعالےٰ کے علم کامل میں ہے۔ وہ قرآن کریم میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :-

کامل نیک

جو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو صحیح طور پر بجا لاتا ہے۔ اور اپنے رب کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کرتا ہے۔ وہ ہے جو الکتاب پر ایمان لاتا ہے۔ یعنی قرآن کریم کو اس کا حق دیتا ہے۔ اور اس کی قدر کرتا ہے جیسے کہ واقعی قدر کرنی چاہیئے۔ کیونکہ یہی وہ کامل کتاب ہے جس کے بعض حصوں نے آدم علیہ السلام کی تربیت کی۔ بعض حصوں نے نوحؑ کی تربیت کی۔ ان کے بعد موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کی تربیت کی اور آخر میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی اصلی اور حقیقی اور کامل اور مکمل شکل میں نازل ہوئی۔ پس کامل تربیت پانے والے صرف حامل قرآن ہی ہیں۔

وَالنَّبِيّٖنَ وہ شخص تمام انبیاء اللہ پر بھی ایمان لاتا ہے ایمان بالنبوۃ کے لئے بھی

کامل فرمانبرداری کی ضرورت ہے

حتیٰ کہ اس کے اپنے نفس کا کچھ بھی باقی نہ رہے۔ اور انسان اپنا سب کچھ اپنے رب کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو جائے اپنی عزت بھی، اپنی روایات بھی، اپنے توہمات اور خوش اعتقادیاں بھی۔

انبیاء پر ایمان لانے کا حکم یہودیوں کو بھی تھا۔ اس لئے ان پر فرض تھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی

ایمان لائیں آپ کی بعثت سے متعلق بہت سی پیشگوئیاں خود ان کی کتابوں میں پائی جاتی تھیں۔ لیکن ان کا یہ خیال کہ نبی بنی اسرائیل (یہود) میں سے ہوگا ان کے ایمان میں روک بن گیا۔ اور صرف اسی ایک خیال کے نتیجہ میں یہود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے محروم ہو گئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے امتی اور ظلی اور غیر مستقل نبوت کا دعویٰ کیا اور چونکہ بہت سے مسلمانوں میں یہ

انانیت والی ذہنیت

اور ذہنیت نہیں پائی جاتی تھی بلکہ وہ خدا کی ماننے کی بجائے اپنی منوانا چاہتے تھے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے سے محروم ہو گئے۔

آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِي الرِّقَابِ

کہ وہ اپنا مال دیتا ہے۔ رشتہ داروں کو یتامیٰ مسکینوں اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور غلاموں کے آزاد کرانے کے لئے بھی۔ لیکن یہ نیکی نہیں جب تک عَلٰى حُبِّهٖ نہ ہو۔

یہ خرچ مومن بھی کرتا ہے اور کافر بھی کرتا ہے۔ کیونکہ بہت سے دنیا دار آپ کو نظر آئیں گے جو اپنے رشتہ داروں پر اس لئے خرچ کرتے ہوں گے کہ اس طرح خاندانی اتحاد اور اتفاق قائم رہے گا۔ اور ان کی عزت اور وجاہت قائم رہے گی۔ وہ اپنے خاندان میں بھی بڑے سمجھے جائیں گے اور دنیا بھی ان کو عزت کی نگاہ سے دیکھے گی۔

اسی طرح

بہت سے دنیا دار

مختلف اغراض کے پیش نظر یتامیٰ کی پرورش کے لئے خرچ کرتے ہیں اسی طرح مساکین کی حمایت کا دم بھرنے والے دنیادار محض دنیا کی خاطر اپنے مال دیتے ہیں۔ بہت سی پارٹیاں آپ کو انگلستان اور امریکہ میں نظر آئیں گی کہ جنہیں کمزوروں کے ساتھ کوئی محبت اور پیار نہیں ہوتا۔ لیکن اس خیال سے کہ اگر ہم نے ان کو اپنے ساتھ لگایا تو ہمیں سیاسی برتری حاصل ہو جائے گی۔ وہ ان کے لئے دوڑ دھوپ کرتی رہتی ہیں۔

اسی طرح مسافروں پر بھی اپنا پیسہ خرچ کر کے احسان کیا جاتا ہے۔ تاکہ جب وہ اپنے وطن جائیں تو وہ کہیں کہ زید بڑا اچھا ہے۔ بڑا خرچ کرنے والا اور بڑا پیار کرنے والا ہے۔ اور مسافروں کا بڑا خیال رکھنے والا ہے۔ ہم اس کے ہاں گئے تو اس نے ہماری بڑی خاطر کی۔

یہی حال اس خرچ کا ہے جو غلاموں کے لئے کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نیکی نہیں۔

نیکی یہ ہے

کہ انسان اپنے پیسے یا مال کو (مال کے معنے ہر قسم کی چیز کے ہیں۔ انسان اپنے نفس کا بھی مالک ہے اپنی عزت کا بھی مالک ہے۔ اپنے بیٹے کا بھی مالک ہے۔ وغیرہ) خرچ کرے تو عَلٰى حُبِّهٖ صرف خدا تعالیٰ کی محبت میں خرچ کرے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کی خوشنودی کے سوا کوئی غرض اسے مدنظر نہ ہو۔ نہ تو اسے عزت کی خواہش ہو۔ نہ وجاہت کی خواہش ہو۔ نہ دنیوی شہرت کی خواہش ہو۔ اور نہ اس کا ذہن فخر و مباہات کے غبار سے آلودہ ہو بلکہ جب بھی اور جو کچھ بھی خرچ کرے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے نتیجہ میں اور اس کی خوشنودی کے حصول اور اس کی رضا کے پانے کیلئے خرچ کرے۔

اگر وہ ایسا نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں وہ نیک شمار نہیں ہوگا اور کسی ثواب کا مستحق نہیں ٹھہرے گا۔

اسی طرح فرمایا کہ عبادت بجالانا خواہ وہ نماز ہو یا مالی فرائض (مثلاً زکوٰۃ) ہوں۔ یہ بھی حقیقی نیکی نہیں بلکہ نماز کو ان شرائط کے ساتھ بجالانا جو اللہ تعالیٰ نے مقرر کی ہیں حقیقی نیکی ہے۔

ان شرائط میں سے

بنیادی شرط یہ ہے

کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہوئے سوائے اس کے اور کوئی غرض نہ ہو کہ اس کی خوشنودی حاصل ہو۔ تب یہ عبادت صحیح عبادت شمار ہوگی۔

اگر کسی نے اپنے نفس کو پالا اور اسے موٹا کیا۔ اور قربانی دینے کے لئے تیار نہ ہوا۔ تو اس کے متعلق یقیناً نہیں کہا جا سکتا۔ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ کہ اس نے نماز کو پورے شرائط کے ساتھ ادا کیا۔

وابن السبیل (مسافر) کے

متعلق میں ایک بات بیان کر کے اپنے خطبہ کو بند کروں گا۔ (ورنہ اس آیت کے مضامین بہت وسیع ہیں) اللہ تعالیٰ نے مسافر کے ساتھ ہمدردی اخوت کا سلوک کرنے اور اسے مالی امداد دینے پر بڑا زور دیا ہے۔ اور مختلف مقامات میں زور دیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہم ہر اس شخص سے جو اپنے ماحول میں ہمیں اجنبی نظر آئے واقفیت پیدا کریں ورنہ ہم اس کی خدمت نہیں کر سکیں گے۔

ابھی چند روز ہوئے

ایک دوست نے مجھے بتایا

کہ میں باہر کی ایک جماعت میں گیا مسجد میں پہنچ کر میں نے اپنا بیگ رکھا اور نماز ادا کی۔ وہ دوست کہتے ہیں کہ مجھے ان لوگوں کی مہمان نوازی کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ نے مجھے بہت کچھ دیا ہوا ہے۔ میری جیب میں پیسے تھے۔ اور مجھے خیال بھی نہ تھا کہ میں کسی کے پاس جا کر کھانا کھاؤں۔ لیکن مجھے یہ احساس ہوا کہ خدا تعالیٰ تو فرماتا ہے کہ مسافر کا خیال رکھو مگر ہمارے ان دوستوں نے میری طرف کوئی توجہ ہی نہیں کی ہو سکتا ہے میری طرح اور کوئی مسافر یہاں آئے اور وہ ضرورت مند ہو اگر اس سے بھی ایسا ہی بے توجہی کا سلوک ہو تو اس کی ضرورت پوری نہ ہوگی۔ اسی احساس کے ماتحت میں یہ رپورٹ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ تاکہ آپ دوستوں کو اس طرف متوجہ کریں

تو اللہ تعالیٰ نے ابن السبیل (مسافر) کے متعلق جو فرائض ہم پر عائد کئے ہیں ہمارا فرض ہے کہ ہم انہیں ادا کرنے کی کوشش کریں۔

ہر احمدی کا فرض ہے

کہ جب کوئی اجنبی اسے نظر آئے تو وہ اس سے تعلق قائم کرے اور اس کا تعارف حاصل کرے اور اسے پوچھے کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں اور کہاں تشریف لے جائیں گے اگر آپ اس سے ملاپ پیدا کریں گے تو آپ اس کی ضرورت کو بھی پورا کر سکیں گے۔ اس طرح اس کی ضرورت پوری ہو جائے گی۔ اور آپ کو ثواب ملے گا۔ اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی حمد اور آپ کی اور سلسلہ کی قدر پیدا ہوگی۔ کیونکہ مسافر کے حالات کچھ ایسے ہوتے ہیں کہ تھوڑی سی بے رخی بھی اس کے اوپر بڑا گہرا اثر چھوڑتی ہے۔ یہی بھلائی کا حال ہے۔

میں یورپ میں پھر تا رہا ہوں۔

ایک جگہ صرف اتنا ہوا کہ مجھے راستہ کی واقفیت نہ تھی۔ میں نے کسی سے پوچھا تو اس نے یہ نہیں کہا کہ ادھر جائیں یا اُدھر جائیں بلکہ کہا آئیے میں آپ کو وہاں تک پہنچا آؤں۔ اس طرح اس نے اپنے وقت سے مجھے صرف چند منٹ ہی دئے اور گو اس واقعہ کو گزرے قریباً تیس سال کا عرصہ ہو چکا ہے لیکن آج تک وہ واقعہ مجھے یاد ہے کیونکہ جب ایک اجنبی ایک شخص سے ہمدردی اخوت اور محبت کا سلوک دیکھتا ہے تو اس کے دل پر اس کا بڑا اچھا اثر پڑتا ہے۔ پس

ہر احمدی اور ہر جماعت کیلئے ضروری ہے

کہ جب کوئی اجنبی اسے نظر آئے تو وہ اس سے تعلق قائم کرے۔ اور اگر اسے کوئی ضرورت ہو تو اس کو پورا کرے اگر اسے کوئی ضرورت نہ ہوگی تو بھی اس کے دل پر اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ اور وہ کہے گا کہ یہ لوگ مسافروں کا خیال رکھتے ہیں۔

مسافر شخص فوراً پہچانا جاتا ہے تو جب احمدی دوست کسی ایسے شخص سے ملیں تو چاہیئے کہ وہ

احمدی اور اسلامی اخلاق کا نمونہ

اس کے سامنے پیش کریں اور ابن السبیل کے لئے اپنے وقت اور اپنے مال کو قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو خدا تعالیٰ کے فضلوں اور رحمتوں کے وارث ہو جائیں گے۔ دعا ہے کہ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے جو ذمہ داریاں ہم پر عائد کی ہیں وہی ہمیں توفیق دے کہ ہم انہیں ایسے طریق سے پورا کرنے والے ہوں کہ وہ ہم سے خوش ہو جائے

علماءِ دیوبند کا سوفسطائی طریقِ استدلال

بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے عقائد تعلیماتِ اسلامی کے عین مطابق ہیں

از مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

۱۔ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ

جماعت احمدیہ کے قیام پر قریباً ۸۶ سال گذر چکے ہیں۔ اور یہ شائع اور متعارف حقیقت ہے۔ کہ جمہور مسلمانوں کی طرح جماعت احمدیہ اسلام کو اپنا مذہب اور قرآن مجید کو ایک مکمل اور دائمی شریعت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سید المرسلین اور خاتم النبیین یقین و تسلیم کرتی ہے۔ اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو صدق دل سے مانتی اور ارکان اسلام پر عمل پیرا ہے۔ ہاں البتہ حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو آنحضرت صلعم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس چودھویں صدی ہجری کا مجدد۔ اور موعود مہدی اور مسیح مانتی ہے۔ جن کی بعثت کا مقصد صرف اور صرف خدمتِ دین اور اشاعت اسلام ہے۔ چنانچہ حضرت مرزا صاحب بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام خود اعلان فرماتے ہیں:۔

"مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اسکی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی وبیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں" (اربعین ۱ ص۳)

نیز حلفاً تحریر فرمایا:۔

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ مَیں وہی مسیح موعود ہوں۔ جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے جو صحیح بخاری اور مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا" (ملفوظات جلد اول ص۱۰۱)

نیز فرمایا:۔

"میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے" (نزول المسیح ص۴۸)

نیز فرمایا:۔

"میری مراد نبوت سے یہ نہیں ہے۔ کہ میں نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل پر کھڑا ہو کر نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ یا کوئی نئی شریعت لایا ہوں۔ صرف مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع سے حاصل ہے"

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص۶۸)

۲۔ جماعت احمدیہ کے عقائد

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ نے اپنے عقائد کے بارہ میں واضح طور پر اعلان فرمایا:۔

الف۔ "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لُبّ لباب یہ ہے۔ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں۔ جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزراں سے کوچ کریں گے۔ یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولٰینا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا اور وہ نعمت بمرتبہ اتمام پہنچ چکی جس کے ذریعہ سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ کم ہو سکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے اور ہمارا اس بات پر بھی ایمان ہے کہ ادنیٰ درجہ صراط مستقیم کا بھی بغیر اتباع ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز انسان کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ راہ راست کے اعلیٰ مدارج بجز اقتداء اُس امام الرسل کے حاصل ہو سکیں۔ کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے"

(ازالہ اوہام حصہ اول ص۱۳۷-۱۳۸)

نیز فرماتے ہیں:۔

ب۔ "جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا رکھی گئی ہے۔ وہ ہمارا عقیدہ ہے اور جس خدا کی کلام یعنی قرآن کو پنجہ مارنا حکم ہے ہم اُس کو پنجہ مار رہے ہیں۔۔۔۔ اور ہم اِس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ ملائک حق، اور حشر اجساد حق، اور روز حساب حق، اور جنت حق اور جہنم حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو کچھ اللہ جلّشانہ، نے قرآن شریف میں فرمایا ہے اور جو کچھ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں۔ کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرّہ زیادہ کرے یا ترک فرائض اور اباحت کی بنیاد ڈالے وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اِس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں۔ کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے۔ اُن سب پر ایمان لاویں اور صوم اور صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اُس کے رسول کے مقرر کردہ تمام فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جن پر سلف صالح کو اعتقادی اور عملی طور پر اجماع تھا۔ اور وہ امور جو اہل سنّت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں۔ اُن سب کا ماننا فرض ہے۔ اور ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں۔ کہ یہی ہمارا مذہب ہے" (ایام الصلح ص۸۶-۸۷)

نیز فرمایا:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے۔ اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کرکے دکھایا۔ اور جو کچھ قرآن شریف میں ہے۔ اُس کو چھوڑ کر نجات نہیں مل سکتی جو اُس کو چھوڑے گا وہ جہنم میں جاوے گا۔ یہ ہمارا مذہب اور عقیدہ ہے"

(ملفوظات جلد ۸ ص۲۵۲)

متذکرہ بالا تحریرات سے واضح ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے اُنہیں عقائد کو بیان فرمایا ہے جو اسلامی عقائد ہیں۔ نہ کسی نئی شریعت لانے کا یا شریعت اسلامیہ میں کسی تغیر و تبدیلی کا دعویٰ ہے اور نہ ہی کسی نئے کلمہ کو پیش فرمایا ہے۔ بلکہ اپنا کلمہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہی قرار دیا ہے۔ اور اپنی جماعت کو ارکان اسلام کی پابندی کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔

۳۔ اسلام کے بنیادی عقائد

اب ہم شریعتِ اسلامیہ کی رُو سے اسلام کے بنیادی عقائد و ارکان کا جائزہ لیتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسلام کے بنیادی عقائد و ارکان کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔

"بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ" (مسلم شریف جلد اول)

کہ اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ ۱۔ کلمہ شہادت۔ اس امر کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلعم اُس کے بندے اور رسول ہیں۔ ۲۔ نماز ادا کرنا۔ ۳۔ زکوٰۃ دینا۔ ۴۔ بیت اللہ کا حج کرنا۔ ۵۔ رمضان کے روزے رکھنا۔

گویا یہ وہ ایسے پانچ ارکان اسلام ہیں جو شخص ان پر ایمان لاکر عمل پیرا ہوگا۔ وہ مسلمان ہوگا۔

۴۔ اسلام کے بنیادی عقائد اور جماعت احمدیہ

اے سنجیدہ مزاج ناظرین کرام! آپ نے متذکرہ بالا حدیث نبوی صلعم میں اسلام کے بنیادی ارکان و عقائد کا مطالعہ فرمایا اور نیز شق ۲ میں جماعت احمدیہ کے عقائد کو

بھی پڑھ لیا۔ اب آپ کو صاف نظر آئیگا کہ جماعت احمدیہ کے عقائد تعلیماتِ اسلامی کے عین مطابق ہیں۔ اُن میں ذرّہ بھر بھی فرق نہیں۔ اُسی کلمہ طیّبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ایمان رکھنے اور ارکان اسلام پر عمل کرنے کی تاکید و نصیحت ہے۔ جو اسلام کی بنیادیں ہیں۔ اسی لئے جب کوئی شخص جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہے۔ تو اُسے کلمہ شہادت پڑھ کر اس امر کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ

"دین کو دُنیا پر مقدم رکھونگا۔ اسلام کے سب حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرتا رہونگا قرآن کریم اور احادیث پڑھنے پڑھانے یا سُننے میں کوشاں رہونگا۔ جو نیک کام مجھے آپ بتائیں گے۔ اُن میں ہر طرح آپ کا فرمانبردار رہونگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرونگا اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے سب دعاوی پر ایمان رکھونگا"

جیساکہ ہم اپنے مضمون کی ابتداء میں بیان کر آئے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام چودھویں صدی ہجری کے مجدّد اور وہ موعود مہدی اور مسیح ہیں۔ جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی ہے۔ فرق یہ صرف اتنا ہے۔ کہ ہمارے مسلمان بھائی اُس موعود مہدی اور مسیح اور مجدد کے تا حال منتظر ہیں۔ اور انتظار کرتے کرتے اس صدی کے آخر تک بھی پہنچ گئے۔ مگر جماعت احمدیہ کے اعتقاد کی رُو سے وہ موعود مہدی اور مسیح حضرت مرزا صاحب علیہ السّلام کے وجود میں ظاہر ہو چکا ہے۔ باقی بنیادی عقائد اسلام میں قطعاً کوئی فرق نہیں۔ نہ ہی ختم نبوت کا اختلاف ہے۔ جیساکہ تحریرات بالا سے واضح ہے۔ اور اس بارہ میں جماعت احمدیہ کا لٹریچر دُنیا بھر میں شائع اور متعارف ہے۔

۵۔ علماء دیوبند کا سوفسطائی طریق استدلال

ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ علماء دیوبند یا تو تعصب کی وجہ سے جماعت احمدیہ کا لٹریچر پڑھتے ہی نہیں یا عمداً از راہ تعصب و مخالفت عوام کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے لئے اور خود اپنے نفسوں کو دھوکا دینے کے لئے وہ جماعت احمدیہ کی طرف از خود ایسے مفروضہ اور من گھڑت عقائد منسوب کرتے ہیں۔ جن کا جماعت احمدیہ کے لٹریچر میں کوئی نام و نشان نہیں۔ اور نہ ہی جماعت احمدیہ اُن باتوں کی قائل ہے۔

اور پھر سوفسطائی طریق اختیار کرتے ہوئے اِن مفروضہ اور غلط منسوب شدہ عقائد پر بنیاد رکھتے ہوئے یہ تنقیحات قائم کرکے جماعت احمدیہ سے ایسے سوالات کرتے ہیں۔ جن کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے۔ کہ کیا یہی وہ علم و فضل ہے جس پر علماء دیوبند کو ناز ہے؟۔ اور کیا یہی ہے اُن کا مبلغ علم اور حاصل مطالعہ جس کو لے کر وہ جماعت احمدیہ کو اپنے زعم میں تبلیغ کرنے یا سمجھانے چلے ہیں۔؟ یہ تو خود تخیلات و مفروضات کی دُنیا میں بستے ہیں!!

قارئین کرام! لیجئے آپ بھی علماء دیوبند کے تحکم دراز دستی کی ایک تازہ مثال اور ثبوت ملاحظہ کیجئے۔ مولانا محمد عبد الحق صاحب انچارج دفتر اہتمام دار العلوم دیوبند کا ایک مضمون روزنامہ الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۳ر جون ۱۹۷۵ء میں شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے۔

"قادیانیت کا تیشہ اسلام کے بنیادی عقائد پر"

ہم مولانا موصوف کا شائع شدہ پورا مضمون ہی قارئین کرام کی ضیافت طبع کے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ قارئین کو اس دیوبندی عالم صاحب کی غلط بیانیوں اور بے بنیاد پراپیگنڈہ کا علم ہو سکے۔

یاد رہے (ایڈیٹر) مولانا عبد الحق صاحب وہی ہیں۔ جنہوں نے ماہ مئی میں احمدیوں کی سالانہ کانفرنس منعقدہ مظفر نگر۔ یو۔پی کے بارہ میں خوف خدا کو بالائے طاق رکھتے ہوئے غلط رپورٹ الجمعیۃ دہلی میں شائع کروائی تھی۔ اور اِن کے اِس جھوٹ کا پول اخبار بدر مورخہ ۱۲ر جون ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۲ پر کھولا جا چکا ہے۔

پس یہی مولانا اب رقمطراز ہیں:۔

"نبی آخر الزمان ہادی برحق حضرت سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا اسلام خدا کا آخری دین ہے۔ آپ کی لائی ہوئی شریعت قرآن شریف آسمانی آخری کتاب ہے۔ یہ دین اور یہ کتاب قیامت تک باقی رہے گی۔ آپ کے بعد نہ کسی رسول اور نبی کی ضرورت ہے۔ (حالانکہ یہ علماء حضرت عیسٰی نبی اللہ کی آمد ثانی کے منتظر ہیں۔ ناقل ایڈیٹر) اور نہ کسی کتاب کی ضرورت ہے۔ اسلام کے تمام احکام اور وظائف نماز، روزہ، حج، جہاد سب کے سب مکمل اور آخری ہیں۔ اِن میں کسی ترمیم تنسیخ اور ردّ و بدل کی گنجائش نہیں ہے۔ اور نہ ضرورت ہے۔ لیکن اگر قادیانیوں کے دعوے کے مطابق نبوت اور وحی کا سلسلہ جاری اور باقی مانا جائے تو بہت سے اسلام کے بنیادی عقائد سے ہاتھ دھونا پڑے گا۔ نبوت خواہ تشریعی (تشریعی۔ ناقل ایڈیٹر) ہو خواہ غیر تشریعی، ظلّی ہو یا بروزی کسی قسم کی نبوت کا سلسلہ اگر جاری تسلیم کیا جائے گا۔ تو مندرجہ ذیل بنیادی عقائد کے الفاظ اور عبارتوں میں بھی ترمیم کرنی ہوگی۔ مثلاً۔

(۱)۔ کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد الرسول اللہ (محمد رسول اللہ ناقل ایڈیٹر) کی جگہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فلاں رسول اللہ کہنا پڑے گا۔ (۲) کلمہ شہادت میں اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان فلانا رسول اللّٰہ کہنا ہوگا۔ (۳) نماز کے دوران درود میں (درود نہیں تشہد میں۔ ناقل ایڈیٹر) واشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ کی جگہ ان فلاناً عبدہٗ و رسولہ کہنا ہوگا۔ (۴) آذان میں اشھد ان محمد الرسول اللّٰہ (محمد رسول اللہ۔ ناقل ایڈیٹر) کی جگہ ان فلانا رسول اللّٰہ کہنا ہوگا۔ (۵) قرآن شریف کی آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین کو بھی بدلنا ہوگا۔ واضح ہو۔ کہ فلاں کی جگہ اُس نبی کا نام لینا ہوگا۔ جسے نبی تسلیم کیا جائیگا۔

میں دنیا کے ستّر کروڑ مسلمانوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ کیا وہ اِن کلمات اور کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ سے دست بردار ہونا چاہتے ہیں؟ یہ وہ کلمہ طیبہ ہے جو ازل سے لوح محفوظ کی پیشانی پر نور سے لکھا ہوا ہے۔ یہ وہ کلمہ طیبہ ہے۔ جس کی برکت اور طفیل میں حضرت آدم علیہ السّلام کی لغزش معاف کی گئی۔ یہ وہ کلمہ طیبہ ہے۔ جس ابتداء خلقت انسانی سے حضرت عیسٰی علیہ السّلام تک ایک لاکھ ۲۴ ہزار اللہ کے پیغمبر پڑھتے اور اعلان کرتے رہے نبی آخر الزمان محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (محمد رسول اللہ صلعم۔ ایڈیٹر) کی پیشین گوئی فرماتے آئے ہیں۔ میں یقین رکھتا ہوں۔ کہ مسلمان کا کوئی ایک فرد جس کے قلب میں اللہ اور اُسکے رسول کی محبت اور ایمان کی روشنی کا ایک شمّہ بھی ہوگا۔ اِن کلمات سے دست بردار ہونے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اسی کے ساتھ ساتھ میں دُنیا کے گنتی کے صرف چالیس لاکھ (ایک کروڑ سے زائد۔ ایڈیٹر) قادیانیوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر تم نفاق اور ظاہر و باطن میں فرق کرتے ہوئے اِن کلمات کو سچے دل سے مانتے ہوئے غلام احمد کی ناقص۔ نامکمل۔ کانی۔ لولی نبوت (مولانا کی پاکیزہ زبان ملاحظہ ہو۔ ایڈیٹر) کے کیوں پیچھے پڑے ہوئے ہو؟ جس کی کوئی کل بھی سیدھی نہیں ہے۔ نہ اعمال صحیح۔ نہ اخلاق صحیح نہ کیریکٹر صحیح (سبحان اللہ! یہ ہے مولانا کی تبلیغی زبان نقل کفر کفر نباشد۔ ایڈیٹر) خدا کے واسطے اِن خرافات سے توبہ کرو۔ اور کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد الرسول اللہ (رسول اللہ۔ ایڈیٹر) پڑھ کر ستّر کروڑ مسلمانوں کی صف میں شامل ہو جاؤ...... وما علینا الا البلاغ۔

(الجمعیۃ دہلی مورخہ ۲۳ر جون ۱۹۷۵ء)

معزز قارئین کرام! آپ نے مولانا محمد عبد الحق صاحب آف دیوبند کی تبلیغی تحریر پڑھ لی۔ اِس امر کو نظر انداز کر دیجئے کہ مولانا کو کلمہ طیبہ بھی صحیح طور پر لکھنا نہیں آتا۔ کیونکہ وہ اپنی اس تحریر میں دو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللہ کی جگہ محمد الرسول اللہ تحریر کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اُن کو اِس بات کا صحیح علم ہے۔ کہ نماز میں کلمہ شہادت قعدہ کی صورت میں تشہد میں پڑھا جاتا ہے یا کہ درود میں۔ اور نہ ہی اُن کو علم کلام کی دینی اصطلاح تشریعی نبی یا غیر تشریعی نبی کا کوئی خاص علم ہے کیونکہ انہوں نے اسے تشریحی اور غیر تشریحی تحریر کیا ہے۔ ہم صرف اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جب جماعت احمدیہ کلمہ طیبہ "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللّٰہ" پر ہی صدق دل سے ایمان رکھتی ہے۔ نہ اسکی تنسیخ کی قائل ہے اور نہ ہی ترمیم کی۔ تو پھر احمدیوں سے مولانا کے یہ یعنی سوالات سوفسطائی طریق استدلال نہیں تو اور کیا ہے۔؟ احمدی اُسی کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت کا اعلان و ورد کرتے ہیں۔ جو احادیث نبویہ میں مذکور اور شریعت اسلامیہ کا حصّہ ہیں اور اسلام کا بنیادی رُکن ہے۔ اس میں کسی نفاق کا سوال ہی نہیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ احمدیوں کا ظاہر و باطن ایک ہے۔ احمدیوں کا ارکان اسلام کی پابندی کرنا اور دنیا میں خدمتِ دین اور اشاعت اسلام کرنا اُن کے ظاہر و باطن کے ایک ہونے کا عملی ثبوت ہے۔ کیا مولانا محمد عبد الحق صاحب دیوبندی کو کبھی حضرت مرزا صاحب علیہ السّلام کی یہ واضح تحریرات نظر نہیں آئیں؟۔ جن میں حضور فرماتے ہیں:۔

(الف) "ہمارے مذہب کا خلاصہ اور لبّ لباب یہ ہے۔ کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ محمد رسول اللّٰہ"۔ (ازالہ اوہام)

(ب) "اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں۔ کہ وہ سچے دل سے اس

کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور اسی پر مریں۔" (ایام الصلح ص۸۶)

(ج) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور قرآن شریف خاتم الکتب ہے اب کوئی اور کلمہ یا کوئی اور نماز نہیں ہو سکتی۔" (ملفوظات جلد۳ ص۳۵۲)

(د) "مجھے اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ میں کافر نہیں۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر میرا عقیدہ ہے اور وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے۔" (کرامات الصادقین ص۲۵ ۱۸۹۳ء)

اور کیا مولانا عبدالحق صاحب دیوبندی نے کبھی جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کا فارم بیعت دیکھا یا پڑھا ہے۔ جس کا آغاز ہی کلمہ شہادت۔
"اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ"
سے ہوتا ہے۔

پس جب احمدی خود صدق دل سے کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت پر ایمان رکھنے والے اور اُن کا اقرار کرنے والے ہیں۔ تو وہ کس طرح کسی شخص کو کہہ سکتے ہیں۔ کہ تم اِن کلمات طیبات سے دستبردار ہو جاؤ۔ حاشا وکلّا احمدیوں نے تو دُنیا میں لاکھوں افراد کو کلمہ طیبہ پڑھا کر مسلمان بنایا ہے۔ کیا کوئی عقلمند باور کر سکتا ہے۔ کہ خود احمدیوں کو اِس کلمہ طیبہ پر ایمان نہیں! اِس واضح حقیقت کے باوجود اگر کوئی مولانا صاحب اپنی لاعلمی سے ایسا سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ احمدی کلمہ طیبہ پر ایمان نہیں رکھتے اور پھر اس غلط بنیاد پر احمدیوں کے خلاف پراپیگنڈا کرتے ہیں اور بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السّلام کے خلاف زبان طعن دراز کرتے ہیں۔ تو ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ وہ بہتان تراشی اور کذب آفرینی سے کام لے رہے ہیں۔ یا عمداً اور بلاوجہ کتمان حق کر کے مخلوق خدا کو دھوکہ دے رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِن نام نہاد علماء کی بے بنیاد باتوں کا کوئی اثر احمدیوں پر نہیں ہوتا۔ اور وہ اِن علماء کی اس قسم کی کذب آفرینیوں کو دیکھ کر اُن کی حالتِ زار پر ماتم کرتے ہوئے اپنے ایمان میں اور پکے اور مضبوط ہو جاتے ہیں۔ اُمید ہے مولانا محمد عبدالحق صاحب اور قارئین کرام بھی اِس امر پر سنجیدگی سے غور فرمائیں گے!

۶۔ علماء دیوبند کے متضاد عقائد کے بارہ میں چند سوالات

قارئین کرام! تمام مسلمان قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُسے مکمل اور دائمی شریعت مانتے ہیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کرتے ہیں۔ مگر اس ایمان کے باوجود مسلمان علماء اور عوام جن میں علماء دیوبند بھی شامل ہیں۔ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ۔

(الف) حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جو اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں وہ دو ہزار سال سے آسمان پر بجسم عنصری زندہ موجود ہیں اور اِس عرصہ میں اُن کے اندر کوئی جسمانی تغیر نہیں آیا۔ وہ اِس زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے۔

(ب)۔ اِن کے ساتھ ساتھ اس امّت محمدیہ میں سے ایک امام مہدی ظاہر ہوں گے۔ اِن دونوں کے ذریعہ اسلام کو دیگر ادیان پر غلبہ حاصل ہوگا۔

اور اِس چودھویں صدی ہجری میں جس کے آخر میں ہم اب پہنچ چکے ہیں (کیونکہ سال رواں ۱۳۹۵ھ ہجری ہے) یہ دیوبندی حضرات اپنے مریدان با صفا کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام "نبی اللہ" کے نزول اور امام مہدی علیہ السّلام کے ظہور کے نہ صرف منتظر بلکہ چشم براہ ہیں۔

متذکرہ بالا عقائد کی روشنی میں اب ہم مولانا عبدالحق صاحب اور دیگر علماء دیو بند سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھنے کا حق رکھتے ہیں اور اُمید رکھتے ہیں کہ وہ سنجیدگی سے اِن سوالات کا جواب دیں گے تاکہ عوام پر حق واضح ہو:۔

۱۔ ایک طرف تو آپ اپنے مضمون مندرجہ الجمعیۃ دہلی ۲۳ر جون ۱۹۷۵ء میں رقمطراز ہیں کہ

"آپؐ کے بعد نہ کسی رسول اور نبی کی ضرورت ہے اور نہ کسی کتاب کی ضرورت ہے۔"

مگر دوسری طرف آپ ایک نبی یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی آمد کے نہ صرف قائل بلکہ شدید منتظر ہیں۔ یہ اختلاف عقیدہ کیوں؟

۲۔ جب بقول آپ کے آنحضرت صلعم کے بعد کسی نبی اور رسول کی ضرورت نہیں۔ تو پھر دو ہزار سال سے خدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام "نبی اللہ" کو کس لئے آسمان پر سنبھال کر رکھا ہے؟ اور پھر اِن کو اب آنحضرت صلعم کے بعد بلا ضرورت اور بے مقصد کیوں نازل فرمائیگا۔ جب کہ ہمیں کسی نبی اور رسول کی ضرورت ہی نہیں؟ نیز کیا حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی دوبارہ آمد عقیدہ ختم نبوت کے منافی اور خلاف نہیں جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام "نبی اللہ ہوں گے" مزید برآں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہو۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السّلام جو اللہ تعالیٰ کے مستقل "نبی" ہیں۔ آنے والے ہیں وہ آنحضرت صلعم کی "ختم نبوت" کا قائل کیسے رہ سکتا ہے؟ مولانا عبدالحق صاحب ذرا اپنے عقائد کے گورکھ دھندا کو سلجھائیں!!

۳۔ کیا آپ کے سابقہ بیان کردہ نظریہ کے مدنظر حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی آمد و نزول پر کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں ترمیم کی جائیگی؟ کیونکہ وہ ایک مستقل نبی ہیں۔ اور "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" اور "اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ" کی بجائے
"لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ عیسیٰ رسول اللّٰہ"
اور "اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ واشھد ان عیسیٰ عبدہٗ و رسولہٗ" پڑھا جائیگا۔؟ اور کیا پھر "آذان" میں بھی اشھد ان عیسیٰ رسول اللّٰہ پڑھا جائیگا؟ اور کیا نمازمیں بھی اسی انداز سے تبدیلی ہوگی؟ یا موجودہ اسلامی کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت بدستور قائم و رائج رہے گا؟ بیّنوا و توجروا۔

۴۔ کیا حضرت عیسیٰ نبی اللہ کی دوبارہ آمد و نزول کے بعد قرآن شریف کی آیت "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین" کو بقول آپ کے بدلنا ہوگا؟ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السّلام تو ایک مستقل نبی ہیں۔ نیز آپ کے زعم میں اگر "خاتم النبیین" کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والے اور نبوت کے دروازہ کو بند کرنے والا کے ہیں۔ تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السّلام "نبی اللہ" ختم نبوت کا دروازہ توڑ کر کیسے آئیں گے؟ اور اگر وہ آئیں گے تو درحقیقت آخری نبی اور "خاتم النبیین" حضرت عیسیٰ ہو جائیں گے۔ کیونکہ اُن کے بعد پھر کوئی نبی نہ آئیگا۔

۵۔ اگر مولوی عبدالحق صاحب دیوبندی یہ کہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ پُرانے نبی ہیں وہ آ سکتے ہیں نیا نبی کوئی نہیں آسکتا تو یہ ایک دھوکہ دینے والی بات ہے۔ خاتم النّبیین کی آیت میں وہ کونسا لفظ ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں۔ کہ نیا نبی پیدا نہیں ہوگا۔ ہاں پُرانا نبی آسکتا ہے۔ اگر ختم نبوت کے بقول آپ کے یہ معنے ہیں۔ کہ نبوت کا دروازہ بالکل بند ہے۔ اور ہمیں اب کسی نبی کی ضرورت ہی نہیں۔ تو پھر نئے اور پُرانے نبی کا سوال کیا معنے رکھتا ہے؟ اس کی تو ایسی ہی مثال ہے۔ کہ ایک شخص بالکل تندرست و توانا ہے۔ اب اُسے کسی ٹانک کی ضرورت نہیں۔ تو دوسرا شخص اُسے مشورہ دے۔ کہ تم کو اپنی صحت کے لحاظ سے اگر کسی نئی ٹانک پینے کی ضرورت تو نہیں۔ ہاں البتہ میرے پاس دس سالہ پُرانی ٹانک کی ایک شیشی پڑی ہوئی ہے۔ اگر تم وہ استعمال کرو۔ تو اُس کا تمہاری صحت پر خوشگوار اثر پڑے گا۔ ایسے مشیر کار کے بارہ میں مولانا عبدالحق صاحب کی کیا رائے ہوگی؟

۶۔ کیا دیوبندی حضرات کے موعود و منتظر امام مہدی اور چودھویں صدی کے مجدد کی آمد پر بھی کلمہ طیبہ۔ کلمہ شہادت۔ آذان و نماز میں تبدیلی کرنا پڑے گی؟ اور کیا اُس مہدی موعود کی آمد شریعتِ اسلامیہ کے مطابق ہوگی یا اُس کے خلاف؟ نیز کیا وہ امام مہدی شریعت محمدیہ کی ترویج و اشاعت کے لئے آئیگا۔ یا اُس کی تنسیخ و ترمیم کے لئے؟ اور کیا امام مہدی علیہ السّلام کا ظہور "عقیدہ ختم نبوت" کے خلاف ہوگا؟ یا اُس کے ظہور سے عقیدہ ختم نبوت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا؟ کیا امام مہدی علیہ السّلام آنحضرت صلعم کے اُمتی اور غلام ہوں گے اور اُن کی آمد خدمت دین اور اشاعت اسلام کے لئے ہوگی؟ بہرحال "امام مہدی" کی روحانی حیثیت و پوزیشن کے بارہ میں علماء دیوبند کو واضح الفاظ میں اپنے موقف کو بیان کرنا ہوگا تاکہ عوام پر حقیقۃ الامر منکشف ہو۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو "خاتم النبیین" تسلیم کرنے کے باوجود اور قرآن مجید کو مکمل شریعت ماننے کے باوجود یہ علماء دیوبند ایک طرف حضرت عیسیٰ نبی اللہ کے نزول اور دوسری طرف امام مہدی علیہ السّلام کے ظہور کے منتظر ہیں اور باوجود "ختم نبوت" کا عقیدہ رکھنے کے دو شخصیتوں کی آمد کے قائل و معتقد ہیں۔ جن میں بنی اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام بھی شامل ہیں۔ ہم مولانا عبدالحق صاحب سے اُمید رکھتے ہیں۔ کہ وہ ہمارے متذکرہ بالا سوالات کا واضح الفاظ میں جواب دے کر اپنے موقف و عقیدہ کی وضاحت کریں گے تاکہ عوام رہنمائی حاصل کر سکیں۔

۷۔ ظہور مسیح موعود و مہدی معہود۔۔۔ اور جماعت احمدیہ

حضرات کرام! علماء دیو بند بھی یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ اسلام ایک مکمل دین ہونے کے باوجود۔ قرآن ایک کامل شریعت ہونے

کے باوجود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ؐ ہونے کے باوجود اس زمانہ میں مسلمانوں کی اصلاح و ترقی اور خدمتِ دین اور اشاعتِ اسلام کے لئے روحانی دو شخصیتوں کا ظہور ہوگا۔ ایک اسرائیلی حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جو نبی اللہ برحق ہیں۔ اور دوسرے حضرت امام مہدی علیہ السلام جو اُمّتِ محمدیہ کے ایک فرد ہوں گے۔ اِن دونوں شخصیتوں کی آمد و ظہور سے نہ دین اسلام میں کوئی ترمیم و تنسیخ ہوگی اور نہ ہی کلمہ طیبہ اور کلمہ شہادت میں تبدیلی ہوگی اور نہ ہی اِن شخصیتوں کے ظہور سے عقیدہ "ختم نبوت" پر کوئی حرف آئیگا۔ خود علماء دیوبند اِن دو شخصیتوں یعنی مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کے منتظر ہیں۔

اب علماء دیوبند اور جماعت احمدیہ میں صرف اتنا فرق ہے۔ کہ جماعت احمدیہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ عقیدہ رکھتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو بنی اسرائیل کے نبی تھے وہ سنّت انبیاءؑ کے مطابق وفات پا چکے ہیں۔ وہ نہ زندہ آسمان پر ہیں اور نہ ہی دوبارہ اِس دُنیا میں تشریف لائیں گے۔ ہاں البتّہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق خدمتِ دین اور غلبہ اسلام کے لئے اُمّت محمدیہ میں سے ہی ایک فرد امام مہدی تشریف لائیں گے اور حضرت مسیح ناصریؑ کی خدمات میں ہم رنگ ہونے کی وجہ سے اُس امام مہدی کو بطور استعارہ عیسیٰ ابن مریم کا نام دیا گیا ہے۔ چنانچہ بخاری شریف کی حدیث "امامکم منکم" اور ابن ماجہ کی حدیث "لا مہدی الا عیسیٰ" (کہ عیسیٰ کے سوا اور کوئی مہدی موعود نہیں۔ اور وہ تم میں سے یعنی اُمّت محمدیہ میں سے تمہارے امام ہوں گے۔ اس امر پر شاہد ناطق ہیں۔ اِسی طرح ایک اور حدیث نبوی میں صراحتًا مذکور ہے:۔

"یُوشِکُ من عاش منکم ان
یلقیٰ عیسیٰ ابن مریم اماماً
مہدیًا حَکَمًا عدلًا"

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱)

کہ قریب ہے کہ تم میں سے جو زندہ رہے۔ وہ عیسیٰ بن مریم سے ملے۔ جو امام مہدی ہوں گے اور حَکَم اور عدل ہونگے اور اسی اُمّت محمدیہ میں آنے والے مسیح کو آنحضرت صلعم نے "نبی اللہ" قرار دیا ہے۔

(مسلم باب ذکر الدجال)

پس متذکرہ بالا احادیث سے معلوم ہوا کہ آنے والا موعود صرف ایک ہے دو شخصیتیں نہیں۔ اور وہ بھی اُمّت محمدیہ کے باہر سے نہیں بلکہ اُمّت محمدیہ میں سے ہی اُس کا ایک فرد ہوگا۔ جماعت احمدیہ کا عقیدہ ہے۔ کہ وہ مسیح موعود اور مہدی معہود حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں۔ اور یہی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا دعویٰ ہے۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

(الف) "مجھے خدا کی پاک اور مطہر وحی سے اطلاع دی گئی ہے کہ میں اُس کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود اور اندرونی و بیرونی اختلافات کا حَکَم ہوں۔" (اربعین ۱ ص ۳)

(ب) "میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں جس کا نبی سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔" (نزول المسیح ص ۴۸)

حضرت مرزا صاحب بانی سلسلہ احمدیہ نے اپنے دعویٰ نبوت کی تشریح کرتے ہوئے واضح رنگ میں فرمایا:۔

(الف) "یہ الزام جو میرے ذمہ لگایا جاتا ہے۔ کہ گویا میں ایسی نبوت کا دعویٰ کرتا ہوں۔ جس سے مجھے اسلام سے کچھ تعلق باقی نہیں رہتا۔ جسکے یہ معنے ہیں۔ کہ میں مستقل طور پر اپنے تئیں ایسا نبی سمجھتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی پیروی کی کچھ حاجت نہیں رکھتا۔ اور اپنا علیحدہ قبلہ بناتا ہوں اور شریعت اسلام کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء اور متابعت سے باہر جاتا ہوں۔ یہ الزام صحیح نہیں ہے۔ بلکہ ایسا دعویٰ نبوت کا میرے نزدیک کفر ہے اور نہ ہی آج سے بلکہ ہر ایک کتاب میں ہمیشہ مَیں یہی لکھتا آیا ہوں۔ کہ اس قسم کی نبوت کا مجھے کوئی دعویٰ نہیں۔"

(آخری خط مندرجہ اخبار عام لاہور مئی ۱۹۰۸ء)

نیز فرمایا:۔

(ب) "اگر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت نہ ہوتا۔ اور آپ کی پیروی نہ کرتا۔ تو اگر دُنیا کے تمام پہاڑوں کے برابر میرے اعمال ہوتے۔ تو پھر بھی میں کبھی شرف مکالمہ و مخاطبہ ہرگز نہ پاتا۔ کیونکہ بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا۔ اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے اُمّتی ہو۔"

(تجلیات الٰہیہ ص ۲۵)

پس جماعت احمدیہ احادیث نبویہ کے مطابق یہ تسلیم کرتی ہے۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔ اور ایک پہلو سے نبی ہیں اور ایک پہلو سے اُمّتی۔ آپ کو نئی شریعت لانے کا دعویٰ نہیں۔ نیا کلمہ بنانے کا دعویٰ نہیں۔ نئی طرز عبادت پیدا کرنے کا دعویٰ نہیں بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی اور اسلام کی متابعت پر فخر و ناز ہے۔

چنانچہ حضور فرماتے ہیں ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دِل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہِ احمدِ مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دِل اِس راہ پر قربان ہے

نیز فرمایا ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

اُمید ہے قارئین کرام متذکرہ بالا حقائق پر غور کرکے جماعت احمدیہ کے صحیح عقائد اور موقف اور مولانا عبدالحق صاحب دیوبندی کی الزام تراشی اور حق پوشی کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ کیونکہ یہ ایک اہم دینی اور روحانی معاملہ ہے۔ جماعت احمدیہ کے عقائد واضح اور شائع و متعارف ہیں۔ اِن میں کسی اخفاء کا پہلو نہیں۔ اور اس کے ساتھ ساتھ جماعت احمدیہ کی خدمت دین اور اس کی تبلیغی مساعی دنیا میں روشن ہیں۔ کسی مزید ثبوت کی محتاج نہیں۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے قارئین کرام اور علماء دیوبند کو بھی اچھے انداز میں سوچنے اور غور کرنے کا موقعہ دے۔ اور اُن کی صحیح راہنمائی فرمائے۔ اللّٰھُمَّ آمین۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

سورو اڑیسہ میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۳ر جولائی بروز اتوار رات ساڑھے دس بجے مسجد احمدیہ سورو میں ایک تبلیغی اجلاس منعقد ہوا خاکسار کی تلاوت قرآن مجید کے بعد مکرم بشیرالدین صاحب تاراکوٹ نے نہایت خوش الحانی کے ساتھ نظم پڑھ کر سنائی بعد ہٗ مکرم سید صباح الدین صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے جماعت احمدیہ کی مخالفت اور مخالفین کی ناکامی کے عنوان پر تقریر کی آپ نے معاندین احمدیت کی احمدیت کے مقابل پر ناکامی اور نامرادی کو بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی کو نہایت احسن پیرائے میں پیش کیا۔

دوسری تقریر خاکسار کی تھی خاکسار نے سب سے پہلے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں ثابت کیا کہ جماعت احمدیہ خدا کے فضل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین دل سے یقین کرتی ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اردو اور فارسی کے نعتیہ کلام جس میں آپ نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثال اور ارفع مقام کو نہایت وجد آفریں اور دلکش انداز میں پیش کیا ہے کو سناتے ہوئے غیر احمدیوں کے اس بے بنیاد الزام کو بھی دور کیا کہ احمدی حضورؐ کے مقام کو کم کرکے پیش کرتے ہیں۔ خاکسار نے موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی زبوں حالی اور جماعت احمدیہ کے قیام کی غرض و غایت اس کی خصوصیات کو واضح کیا اور واقعات کی روشنی میں ثابت کیا کہ احمدی ہی درحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے "وآخرین منھم" کے مصداق ہیں۔

پاکستان میں احمدیوں پر کئے گئے ظلم و ستم مسجدوں اور قرآن مجید وغیرہ کو جلائے جانے کی دلدوز داستانیں سناتے ہوئے احمدیوں کے صبر و ثبات کے ایمان افروز واقعات پیش کئے۔

مسلسل ایک گھنٹہ کی تقریر کے بعد دُعا کرائی اور رات ساڑھے بارہ بجے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمد للہ۔

خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ

درخواست دُعا۔ خاکسار کی چچی جان صاحبہ بہت سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے احباب سے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ جاوید اقبال اختر

میلا پالئم میں دو روزہ جلسہ عام کا انعقاد

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی کے محمد علوی صاحب مبلغ میلاپالئم

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے پچھلے چند سالوں سے ... پالئم میں ہر ماہ تبلیغی جلسے ہوتے ہیں چونکہ آجکل رابطہ عالم اسلامی کی بعض قراردادوں کی آڑ میں ہمارے خلاف یہاں کی جامعہ مسجد و دیگر مساجد میں زہر افشانیاں ہوتی رہتی ہیں اس لئے ہماری طرف سے پبلک جلسوں میں اس قسم کے غلط پروپیگنڈوں کا جواب دیا جاتا ہے۔

مورخہ ۵ و ۶ جولائی کو نادیخوں میں احمدیہ مسلم ہاؤس کے سامنے دو روزہ کامیاب جلسے ہوئے ان جلسوں میں جماعت کی طرف سے انچارج مبلغ مولوی محمد عمر صاحب فاضل اور ڈاکٹر میران شاہ صاحب زعیم انصار اللہ لالپٹ خاص طور پر مدعو تھے ان دونوں جلسوں کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

۵ جولائی بروز جمعہ بعد نماز مغرب و عشاء زیر صدارت مکرم مولوی محمد عمر صاحب مکرم ڈاکٹر میران شاہ صاحب کی تلاوت کے بعد محمد اسمٰعیل صاحب شنکرن کوٹل نے تقریر کی آپ نے اپنی تقریر میں مختصراً عقائد احمدیت پر روشنی ڈالی۔ اسکے بعد مکرم ڈاکٹر صاحب نے تقریر کی آپ نے موجودہ مسلمانوں میں پائے جانے والے بدرسوم اور غیر اسلامی عقائد کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ خاکسار نے قرآن و احادیث کی روشنی میں ختم نبوت کی حقیقت بیان کی آخر میں صاحب صدر نے جماعت احمدیہ کے خلاف لگائے جانے والے غلط الزامات اور اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے متعلق تقریر کی۔ اسطرح پہلے روز کے جلسے کی کارروائی کامیابی کیساتھ اختتام پذیر ہوئی۔

دوسرے دن زیر صدارت ڈاکٹر میران شاہ صاحب جلسہ کی کارروائی مکرم مولوی محمد عمر صاحب کی تلاوت کے بعد مکرم پی۔ ایس۔ اسمٰعیل صاحب نے موجودہ زمانہ میں ایک مامور من اللہ کی آمد کی ضرورت پر پُر زور تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم شیخ علی صاحب (کوٹار) کی تھی مقرر نے اسلام کی پُر حکمت اور امن بخش تعلیمات پر مختلف قرآنی آیات کی روشنی میں استدلال کیا۔ بعدہٗ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیدا کردہ عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ اسکے بعد مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے قرآن مجید کی مختلف آیات کی روشنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر روشنی ڈالی۔ آخیر میں خود صدر صاحب نے مجموعی طور پر مسائل احمدیت پر روشنی ڈالی اس طرح یہ دو روزہ جلسے محض خدا کے فضل سے بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئے۔

تقریب نکاح

مورخہ ۵ جولائی بوقت صبح گیارہ بجے ایک نکاح کی تقریب عمل میں آئی۔ اس علاقہ میں ایسے موقعوں پر بہت زیادہ غیر اسلامی بدرسومات پائی جاتی ہیں اور زیادہ فضول اخراجات کئے جاتے ہیں جس کے نتیجہ میں لوگ کثیر زیر بار اور مقروض ہو کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ اس کے بالمقابل یہ تقریب کلیۃً اسلامی اور سادہ تھی جس کا لوگوں پر بڑا اثر ہوا۔ اور برملا کہنے لگے کہ احمدیوں کا نکاح صحیح اسلامی طریق پر اور بالکل سادگی سے ہوتا ہے۔

مکرم مولوی محمد عمر صاحب نے اپنے خطبۂ نکاح میں مسنون آیات کی تشریح کرتے ہوئے حقوق زوجین پر روشنی ڈالی۔ اور آج کل مسلمانوں میں پائے جانے والے غیر اسلامی رسومات اور بدعات کا ذکر کرتے ہوئے اُن کے نقصانات اور پیش آمد پریشانیاں بیان کر کے اور ان بدرسومات اور بدعات کو غیر اسلامی اور سنت کے خلاف بتایا۔ آپ نے بتایا جماعت احمدیہ میں ایسی تمام تقریبات بالکل قال اللہ اور قال الرسول کے مطابق ہوتی ہیں۔ اور غیر احمدی اور غیر مسلم حاضرین اس تقریب کی سادگی دیکھ کر نہایت متاثر ہوئے۔

یہ نکاح مکرم محمد ابوبکر صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ میلا پالئم کی بیٹی عزیزہ سلطانہ رضیہ اور مکرم خلیل احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کا مبلغ ۱۰۰۱/- روپیہ حق مہر کے عوض قرار پایا۔ دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے راحت و سکون کا موجب بناوے آمین

مکرم مولوی محمد عمر صاحب کی موجودگی میں جماعت احمدیہ کا ایک خصوصی اجلاس بلایا گیا جس میں ترونویلی اور کنیا کماری اضلاع میں تبلیغی سرگرمیاں تیز کرنے کے متعلق اور ماہل رسالہ راہ امن کی اشاعت کی توسیع کے متعلق مختلف تجاویز پر غور و خوض کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موجودہ سازگار ماحول سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اُٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آہ! مولوی حسن خان صاحب پہلوان آف کیرنگ وفات پا گئے!

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

افسوس کہ مکرم مولوی حسن خان صاحب پہلوان آف کیرنگ چند روز کی علالت کے بعد مورخہ ۱۲؍۷؍۷۵ کے تین بجے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کو چند روز سے خونی دست آ رہے تھے۔ جس سے آپ دن بدن کمزور ہوتے گئے۔ علاج معالجہ ہوتا رہا۔ لیکن آخیر تقدیر غالب آئی۔ اور حسن خان صاحب پہلوان ہمیشہ کے لئے اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے۔ مورخہ ۱۳؍۷؍۷۵ کی صبح ۹ بجے تجہیز اور تکفین کے بعد خاکسار نے کثیر اجتماع کیساتھ نماز جنازہ پڑھایا۔ اور باگھ توٹا قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم نیک طبع انسان تھے۔ قادیان میں دینی تعلیم حاصل کرنے کے دوران دماغی عارضہ لاحق ہوا۔ جس کی وجہ سے مرحوم کو کیرنگ واپس آنا پڑا۔ اپنی زندگی میں مرحوم صوم و صلوٰۃ کے پابند رہے۔ خدمت خلق کا بے پایاں جذبہ تھا۔ خدمت دین اور تبلیغ کو انھوں نے اپنا اوڑھنا اور بچھونا بنا لیا تھا۔ گرد و نواح میں شدید مخالفت کے باوجود تبلیغ کرتے۔ کئی مرتبہ غیر احمدیوں نے مل کر مرحوم کو خوب مارا۔ اُنہوں نے اس مار کو خوش نصیبی سمجھا۔ پھر تبلیغ اور زیادہ جوش سے کرتے خدا تعالیٰ نے آپ کو جسمانی قوت بھی عطا فرمائی تھی مرحوم نے کئی نامی پہلوانوں کو کشتی میں زیر کیا۔ اور اس کو احمدیت کی برکت خیال کیا۔ آپ کو مسجد کی صفائی کا خاص خیال رہتا تھا۔ خاندان مسیح موعود علیہ السلام سے عشق تھا۔ احمدیت کے شیدا تھے۔ حضور کی کتابوں کے حوالے ازبر کئے ہوئے تھے۔ حضور کے عربی قصیدے آپ کو یاد تھے۔ عربی گرامر سے اچھی طرح واقفیت رکھتے تھے۔ ہمیشہ علم کا چرچا کرتے۔ قرآن سے بہت لگاؤ تھا۔ حتیٰ کہ وفات سے چند منٹ پہلے جب زبان سے بات نکلنا مشکل تھا پوچھا کہ قرآن کے کتنے پارے کتنے رکوع کتنی آیات ہیں وغیرہ۔ مبلغین کرام اور حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ سے بہت محبت تھی۔ مبلغین جب دورہ پر آتے تو ۲۴ گھنٹے خدمت میں لگے رہتے۔ مرحوم لجنہ اماء اللہ کی تعلیم و تربیت کا اتنا زیادہ خیال رکھتے کہ بعض تو اُن کو مزاقاً کہتے۔ معلوم ہوتا ہے آپ صدر لجنہ اماء اللہ ہندوستان ہیں۔ بہرحال مرحوم نیک فطرت اور خدمت خلق کرنے والے انسان تھے۔ آپ کی وفات کی وجہ سے سب کو بے حد دُکھ پہنچا ہے۔ مورخہ ۱۳؍۷؍۷۵ کی شام کو مسجد میں خاکسار کی صدارت میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں التجاء ہے کہ دعا فرمائیں خدا تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ اور مغموم ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق ملے۔ اور سب کا خود ہی حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

خاکسار۔ عبد الحلیم مبلغ سلسلہ کیرنگ۔

اخبار قادیان

مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تا حال لدھیانہ کے سی۔ ایم۔ سی ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ اور روبصحت ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔

مورخہ ۱۷؍۷؍۷۵ کو مدرسہ احمدیہ کی آخری کلاس درجہ ثالثہ (جس کا امتحان نظارت تعلیم نے لیا تھا) کا نتیجہ نکلا۔ جس میں دو طالب علم شریک ہوئے اور خدا کے فضل سے دونوں کامیاب ہو گئے۔ الحمد للہ۔

مورخہ ۱۹؍۷؍۷۵ کو مکرم حافظ عبد الحفیظ صاحب فیجی۔ مکرم عیسیٰ احمدی صاحب و احمد داؤدی صاحب تنزانیہ (افریقہ) بعد زیارت مقامات مقدسہ واپس تشریف لے گئے۔

مورخہ ۱۷؍۷؍۷۵ کو مکرم خلیل الرحمٰن صاحب احمدی مع اہلیہ صاحبہ بنگلہ دیش سے زیارت مقامات مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۹؍۷؍۷۵ کو واپس تشریف لے گئے۔

درخواست دعا

میرا بیٹا تاج الدین ہندی دو دان پاس کر کے سروس کی تلاش میں ہے۔ جلد سروس ملنے کے لئے۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے نیرا لڑ(کا) عطا فرمایا ہے صحت و سلامتی اور خادم دین بننے کے لئے۔ میری قابل شادی بیٹی کے لئے کوئی موزوں رشتہ ملنے کیلئے دعا فرمائی جائے۔ درویش فنڈ اور اعانت بدر میں ۲/- روپیہ بھجوا رہا ہوں۔ خاکسار محمد عبد الغنی۔ گوری ڈیوی پیٹ۔ آندھرا

وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی جہت سے کسی وصیت پر اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو آگاہ کرے۔ (سکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر ۱۵۱۵۳:- میں حاکم بی بی زوجہ شریف احمد صاحب۔ قوم بھٹی۔ پیشہ زمینداری۔ عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن چارکوٹ۔ ڈاکخانہ دھیری ارلیوٹ۔ ضلع راجوری۔ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد کوئی نہیں البتہ میرے خاوند کیطرف یکصد روپیہ حق مہر ہے جو خاوند کے ذمہ ہے اس کے ۱/۱۰ دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ آئندہ بھی اگر میری کوئی جائیداد ہوگی۔ یا میرے مرنے کے بعد جو جائیداد ہو تو اسکی بھی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

الا مستی۔ حاکم بی بی۔ گواہ شد۔ حمید الدین شمس۔ گواہ شد۔ شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ گواہ شد۔ شریف احمد سکرٹری مال چارکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۵۱۵۴:- میں عبد الحلیم۔ ولد دیدار بخش صاحب۔ قوم بھٹی۔ پیشہ زمینداری۔ عمر ساٹھ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن چارکوٹ۔ ڈاکخانہ دھیری ارلیوٹ۔ ضلع راجوری۔ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ بھینس ۴ عدد قیمت ۸۰۰/- آٹھ صد روپیہ غیر منقولہ ۱۰ کنال اراضی قیمت بارہ صد روپیہ ۱۲۰۰/- کل جائیداد دو ہزار روپیہ ہے۔ اس جائیداد کی ۱/۱۰ دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اور یہ بھی لکھدیتا ہوں کہ آئندہ اپنی آمد کا ۱/۱۰ دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور آئندہ بھی میرے مرنے کے بعد جسقدر جائیداد ہوگی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور اس کے ۱/۱۰ دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ عبد الحلیم (نشان انگوٹھا)۔ گواہ شد۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ محمد شفیع صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۵۱۵۵:- میں میاں الف دین۔ ولد نور محمد صاحب۔ قوم بھٹی۔ پیشہ زمینداری۔ عمر نوے سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء۔ ساکن چارکوٹ۔ ڈاکخانہ دھیری ارلیوٹ۔ ضلع راجوری۔ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

اراضی دس کنال قیمت ۵۰۰/- پانچ صد روپے بنتی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ دسواں حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی آمد کے مطابق ۱/۱۰ دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائیداد ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی اور آمد کا بھی ۱/۱۰ دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ میاں الف دین (نشان انگوٹھا) گواہ شد۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ شریف احمد سکرٹری مال چارکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۵۱۵۶:- میں نذیر احمد۔ ولد جمال دین صاحب۔ قوم گھگھڑ۔ پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن چارکوٹ۔ ڈاکخانہ دھیری ارلیوٹ ضلع راجوری۔ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد حسب ذیل ہے۔

جائیداد منقولہ بھینس ۴ عدد قیمت آٹھ صد روپیہ جائیداد غیر منقولہ اراضی پانچ کنال قیمت پانچ صد روپیہ کل جائیداد ۱۳۰۰ تیرہ صد روپیہ اس جائیداد کے ۱/۱۰ دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ بھی اپنی آمد کے مطابق ۱/۱۰ دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے بعد اگر جائیداد ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ نذیر احمد۔ گواہ شد۔ حمید الدین شمس مبلغ پونچھ۔ گواہ شد۔ شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ شریف احمد سکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۵۱۵۷:- میں محمد دین۔ ولد ستار محمد صاحب۔ قوم بھٹی۔ پیشہ زمینداری۔ عمر ۴۸ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن چارکوٹ۔ ڈاکخانہ دھیری ارلیوٹ۔ ضلع راجوری۔ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ مکان قیمت تین صد روپیہ ۳۰۰/-۔ اراضی قیمت پانچ صد روپیہ ۵۰۰/-۔ مال و مویشی اسکی قیمت پانچصد روپیہ۔ کل جائیداد ایک ہزار تین صد روپیہ اس جائیداد کے ۱/۱۰ دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ اپنی آمد کا بھی ۱/۱۰ دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ہوگی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ محمد دین (نشان انگوٹھا) گواہ شد۔ شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ حمید الدین شمس۔ گواہ شد۔ شریف احمد سکرٹری مال چارکوٹ۔

وصیت نمبر ۱۵۱۵۸:- میں غلام فاطمہ۔ زوجہ محمد دین صاحب۔ قوم بھٹی۔ پیشہ زمینداری۔ عمر ۴۰ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن چارکوٹ۔ ڈاکخانہ دھیری ارلیوٹ۔ ضلع راجوری۔ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد کوئی نہیں صرف حق مہر مبلغ چھ صد روپیہ ۶۰۰ جو خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور آئندہ بھی اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامستہ۔ غلام فاطمہ (نشان انگوٹھا) گواہ شد۔ شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ گواہ شد۔ شریف احمد سکرٹری مال۔ گواہ شد۔ حمید الدین شمس۔ گواہ شد۔ محمد دین خاوند موصیہ۔

وصیت نمبر ۱۵۱۵۹:- میں بشیر احمد۔ ولد رحمت اللہ صاحب۔ قوم بھٹی۔ پیشہ زمینداری۔ عمر ۳۱ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن چارکوٹ۔ ڈاکخانہ دھیری ارلیوٹ۔ ضلع راجوری۔ جموں۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵-۲-۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ نقدی کوئی نہیں جنسی مال کی قیمت میرے حصہ کی پانچصد چالیس روپیہ بنتی ہے اس جائیداد کے ۱/۱۰ دسواں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور آئندہ آمد پر بھی ۱/۱۰ دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد ہوگی اس کی بھی ۱/۱۰ دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد۔ بشیر احمد۔ گواہ شد۔ شیخ حمید اللہ مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ محمد دین ولد ستار محمد ساکن چارکوٹ۔ گواہ شد۔ حمید الدین شمس مبلغ سلسلہ۔ گواہ شد۔ شریف احمد سکرٹری مال

امریکن احمدی زائرین کے ایمان افروز تاثرات

بقیہ صفحہ اوّل

افراد میں گھرے ہوئے ان چند لمحات میں میں نے جو مسرت دستیاب پائی میں طویل عرصہ سے اس کی منتظر تھی۔ اور میں کبھی بھی اسے بھلا نہ سکوں گی۔

ہماری نگہداشت کا کام ایک پردہ نشیں صاحبہ کے سپرد ہوا۔ احمدی بہنیں ۲۴ گھنٹے ہماری مدد کرتی تھیں۔ جلسہ سالانہ کی خاطر ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک ترجمان مہیا کیا گیا۔ وہاں جب میں چہرے دل کے ایک، زندہ سمندر کو دیکھتی تو محبت کا احساس ہوتا جب ہم نمازیں ادا کرتیں تو مجھے نہایت عجیب اور گہرا اور انمٹ اور ناقابل بیان احساس ہوتا کہ اللہ ہمیں اپنی برکات سے نواز رہا ہے۔ احمدیوں کے درمیان قیام کے دوران مجھے یہ خیال کھائے جا رہا تھا کہ مجھے ان سے جدا ہو کر وطن جانا ہوگا۔

ہمیں دو راتوں کے لئے قادیان جانے کا موقعہ بھی ملا۔ وہاں بھی صورت حال بعینہٖ وہی تھی۔ چار سال سے احباب قادیان اور ان کے پاکستانی اقارب باہمی ملاقات سے محروم ہیں (البتہ احباب قادیان قیام امن کیلئے اور تنفیذ احمدیت کو عقل و فہم عطا ہونے کے لئے تو دعا کر سکتے ہیں جس میں وہ مصروف رہتے ہیں)

مجھے اپنی زندگی کے کسی بھی زمانہ سے زیادہ برکات حاصل ہوئیں۔ اور اس بارے میں فہم بھی کہ ایمان کسے کہتے ہیں۔ اور مقابلۃً مجھے اپنی روحانی بدشکلی معلوم ہو کر شرمندگی کا احساس ہوا۔

احمدی بھائیوں اور بہنوں سے درخواست ہے کہ وہ دعا کریں کہ جو سبق میں نے سیکھے ہیں۔ وہ میرے دل میں ترو تازہ رہیں۔ اور میری روزمرہ زندگی میں ان کا اثر ظاہر ہو مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی اور آپ کی مبارک زبان سے نجات طہارت قلب، حصول برکات اور زیادتی علم کے طریقے اور پُر حکمت باتیں سنیں۔ ان برکات و فیوض کی وجہ سے جو مجھے حاصل ہوئی ہیں۔ جس نے مجھ پر اثر کیا ہے، بیان کر دیتی ہوں۔ اور اسے میں نے عظیم صورت میں ربوہ میں پایا ہے۔ وہ ہے اللہ تعالیٰ سے محبت اور احمدیت کی خاطر قربانی اس شہر میں احمدیت کا اعتقاد رکھنے والا اور اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے والا کوئی شخص آپ ایسا نہ پائیں گے جو تبلیغی کام میں مصروف نہ ہو۔

ربوہ ایسا مقام ہے۔ جہاں امن اطمینان اور قرب الٰہی کے جذبہ کا غلبہ پایا جاتا ہے۔ جب میں اس شہر سے رخصت ہوئی تو مجھے ایک نہایت عظیم خلا اور ایک مستقل نقصان کا شعور ہوا۔ ربوہ اور اس کے ساکنین سے مجھے جو شدید انس پیدا ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔ روئے زمین پر کوئی ایسا مقام نہیں پایا جاتا۔ وہاں پر اللہ تعالیٰ کا وجود نظر آتا ہے۔ اور جو بھی کوئی وہاں پہنچتا ہے۔ اسے اس امر کا احساس ہوتا ہے۔

میں دعا کرتی ہوں کہ اور بھی امریکن وہاں جا کر ذاتی طور پر معلوم کریں کہ کس طرح ربوہ میں رہنے والے احمدی بحمد کمال اپنے مذہب پر عمل پیرا ہیں۔

تاثرات بہن یار تھینیا بائی ٹادر

بہن یار تھینیا بائی ٹادر کے تاثرات یہ ہیں کہ:-

لاہور کے ہوائی اڈہ پر چار گھنٹے سے استقبالیہ کمیٹی کے ارکان ہماری آمد کا انتظار کر رہے تھے۔ ہماری آمد ان کے لئے باعث مسرت ہوئی اور انہوں نے نعرے بلند کر کے اور ہاتھ ہلا ہلا کر ہمارا استقبال کیا ہمیں پہلے احمدیہ مسجد میں اور پھر ایک احمدی دوست کے مکان پر پہنچایا گیا جہاں ہمیں اپنے قیام میں ہر طرح سہولت میسر رہی۔ دوسرے روز ہمیں ربوہ پہنچایا گیا وہاں خواتین نے نہایت محبت سے ہمیں خوش آمدید کہا میرے کان تو ان کی اجنبی زبان سمجھنے سے قاصر تھے۔ البتہ میرا دل سمجھ رہا تھا۔ آنسو رواں تھے۔ اور مصافحے اور معانقے ہو رہے تھے اور السلام علیکم علیکم السلام کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ پیارے

میرے لئے یہی مناسب ہے کہ جس سے کبھی گفتگو کا موقع پاؤں اسے بتاؤں کہ دعاؤں کی خاطر آئندہ جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرے۔

اعلانات نکاح

★ — مورخہ ۶ جولائی ۷۵ء مکرم خلیل احمد صاحب ابن ڈاکٹر میراں شاہ صاحب (مدراس) کا نکاح ہمراہ مکرمہ سلطانہ رضیہ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد ابو بکر صاحب بعوض ایک ہزار ایک روپے خاکسار نے میلاپالئم میں پڑھا۔

چونکہ جماعت احمدیہ میلاپالئم کی تاریخ میں یہ پہلی تقریب نکاح تھی، اس لئے کثیر تعداد میں مدعوین حاضر تھے۔

★ — مورخہ ۱۱ جولائی بعد نماز جمعہ خاکسار نے مندرجہ ذیل دو نکاحوں کا اعلان کیا

(۱) مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم شاہ الحمید صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ امۃ القادر صاحبہ بنت ایم۔ای۔ایم حسن صاحب سے بعوض -/۱۰۰۱ روپیہ پر

(۲) مکرم ایم۔ایچ۔اے عبد اللہ صاحب ابن مکرم ایم ای۔اے حسن صاحب کے ہمراہ مکرمہ محمودہ بیگم صاحبہ -/۱۰۰۱ حق مہر کے عوض میں پڑھا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے اور ہر سہ خاندانوں کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت بنائے آمین۔ مکرم وسیم احمد صاحب اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب نے اعانت بدر میں پانچ پانچ روپے ادا کئے ہیں فجزاہم اللہ احسن الجزاء

خاکسار: محمد عمر مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ مدراس

★ — مورخہ ۲۰ جولائی بروز اتوار مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ نے مکرم عبد الغفار خان صاحب ابن مکرم منو خان صاحب مرحوم آف بھدرک کے نکاح کا اعلان مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم شیخ عبد الصمد صاحب کے ہمراہ بعوض دو ہزار روپے حق مہر کیا۔ اس موقعہ پر مکرم مولوی صاحب موصوف نے ایک مبسوط خطبہ دیا جس میں آپ نے خطبۂ نکاح سے متعلق مسنون آیات پڑھیں

احباب و بزرگان کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو ہر لحاظ سے باعث برکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ ہو آمین اس خوشی کے موقعہ پر خاکسار نے شکرانہ فنڈ پانچ روپے اور اعانت بدر میں پانچ روپے ادا کئے ہیں۔

(غلام مسیح و برادران بھدرک اڑیسہ)

درخواست دعا

مکرم محمد احمد صاحب نسیم درویش تا حال امرتسر ہسپتال میں زیر علاج ہیں بیماری کی شدت اور کمزوری خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ گلوکوز دیا جا رہا ہے۔ اور خون دینے کی بھی تجویز ہے۔ احباب کرام صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ایڈیٹر)

مدرسہ احمدیہ میں نئے سال کا داخلہ

اور

احباب جماعت کا فرض

جماعت کی تعلیمی و تبلیغی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ کا اجراء فرمایا تھا۔ چنانچہ اس نہایت ہی مفید اور بابرکت درسگاہ کی افادیت احباب جماعت ہائے احمدیہ پر روشن ہے کہ اس مقدس درسگاہ کو ہی یہ شرف حاصل ہے کہ اس کے تربیت و تعلیم یافتہ مبلغین نے ایک انقلاب عظیم یورپ افریقہ اور امریکہ میں برپا کر دیا۔ اور اب بفضلہ تعالیٰ بڑے بڑے رؤساء اور گورنر اور سلاطین اس درسگاہ کے تربیت یافتہ مبلغین کے ساتھ بڑے فخر کے ساتھ ملاقات کرتے ہیں۔

احباب جماعت کی روز افزوں ترقی کے پیش نظر مبلغین کی ضرورت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ جسے پورا کرنے کے لئے احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت سے درخواست ہے کہ وہ اپنے ذہین و ہونہار بچوں کو خدمت دین کیلئے وقف کر کے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔

پہلی جماعت کا داخلہ یکم ستمبر ۱۹۷۵ء سے شروع ہو گا۔ لہٰذا خواہش مند احباب داخلہ فارم نظارت ہذا سے منگوا کر بہر حال یکم اگست ۱۹۷۵ء تک مکمل کر کے دفتر ہذا کو واپس بھجوا دیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل امور ذہن نشین کر لئے جائیں۔

(۱) بچہ کا میٹرک یا کم از کم مڈل پاس ہونا ضروری ہے۔

(۲) بچہ قرآن مجید ناظرہ اور اردو زبان روانی کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

نوٹ:- حسب دستور سابق اس سال بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مدرسہ احمدیہ کے لئے چار وظائف منظور کئے ہیں جو طلبہ کی ذہنی۔ اخلاقی۔ اور اقتصادی حالت کو پیش نظر رکھتے ہوئے دیئے جائیں گے۔

داخلہ حافظ کلاس

مدرسہ احمدیہ میں حافظ کلاس بھی باقاعدہ طور پر جاری ہے۔ اور اس کلاس میں ذہین طلبہ (جو قرآن مجید ناظرہ روانی کے ساتھ پڑھ سکتے ہوں اور عمر میں دس بارہ سال سے متجاوز نہ ہوں) لئے جائیں گے۔ ہوشیار اور مستحق طلبہ کو وظیفہ بھی دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے بھی یکم اگست ۱۹۷۵ء تک درخواستیں وصول کی جائیں گی۔

ناظر تعلیم قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) مکرم برادرم شریف عالم صاحب ایم اے نے بہار پبلک سروس کمیشن کے تحریری امتحان میں بفضلہ تعالیٰ کامیابی حاصل کر لی ہے۔ ۲۴ روفا کے بعد اسی ضمن میں ان کا انٹرویو ہونے والا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ موصوف کو اس میں بھی کامیابی عطا فرمائے۔ انہوں نے اپنی پہلی کامیابی پر بطور شکرانہ اعانت بدر میں پانچ روپے اور درویش فنڈ میں پانچ روپے دئے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء

خاکسار:- محمد حمید کوثر مبلغ سلسلہ احمدیہ بھاگلپور بہار

(۲) میری چھوٹی بچی عزیزہ ثمینہ انجم سلمہا نے چھٹی جماعت کے داخلہ کے کمپیٹیشن میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے گورنمنٹ انٹر کالج میں داخلہ حاصل کر لیا ہے الحمد للہ۔

تمام بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان سے اس کی آئندہ کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اس خوشی میں شکرانہ فنڈ اعانت بدر۔ صدقہ کی مدات میں پندرہ روپے ارسال ہیں۔ خاکسار: ڈاکٹر محمد عابد قریشی شاہجہانپور

پروگرام دورہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ بنگال۔ بہار کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم رفیق احمد صاحب انسپکٹر تحریک جدید مورخہ ۲۹/۶/۷۵ سے مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ تحریک جدید کے سلسلہ میں روانہ ہو رہے ہیں۔ امید کرتا ہوں کہ جملہ عہدیداران مالی سابقہ روایت کو قائم رکھتے ہوئے کماحقہ تعاون فرمائیں گے۔ اس سے قبل بدر مجریہ ۔ ار جولائی میں ایک پروگرام دورہ شائع کرایا گیا تھا۔ مگر اس کو تبدیل کر کے مندرجہ ذیل پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔

وکیل المال تحریک جدید قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	×	×	۲۹/۶/۷۵	بھاگلپور بہار	۲۲/۸/۷۵	۲	۲۴/۸/۷۵
کلکتہ	۳/۷/۷۵	۵	۵/۸/۷۵	خانپور ملکی بہار	۲۴/۸/۷۵	۲	۲۶
ابراہیم پور بھرت پور				مونگھیر	۲۶	۲	۲۸
رائے گرام تاگرام	۵/۸/۷۵	۶	۱۱	ادرین	۲۸	۱	۲۹
ہربڑکا۔ دائمنڈ				مظفر پور	۲۹	۱	۳۰
سوسی نیہ۔ ہیمو جنبداں	۱۳	۲	۱۵	پرکھوپٹی بہار	۳۰	۱	۳۱
جمشید پور	۱۵	۲	۱۷	مظفر پور	۳۱	۱	۱/۹/۷۵
چائے باسہ	۱۷	۱	۱۸	پٹنہ	۱/۹/۷۵	۱	۲
رانچی سمیہ	۱۸	۲	۲۰	آرہ	۲	۱	۳
گیا۔ امردل	۲۰	۲	۲۲	پٹنہ	۳	۱	۴
				قادیان	۶		

افسوس! مکرم محمد احمد صاحب نسیم ملاباری درویش وفات پا گئے

انا للہ وانا الیہ راجعون

قادیان یکم جولائی۔ افسوس! مکرم محمد احمد صاحب نسیم مالاباری درویش جو کافی عرصہ سے گردوں میں سوزش کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے تھے۔ اور گزشتہ ایک عرصہ سے امرتسر وکٹوریہ ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ کل شام پونے چھ بجے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم پہلے قادیان میں ہی علاج کرواتے رہے۔ جب بیماری نے شدت اختیار کی تو امرتسر وکٹوریہ ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ یہاں صدر انجمن احمدیہ کے خرچ پر علاج ہوتا رہا۔ لیکن افاقہ کی بجائے مرض بڑھتا چلا گیا۔ اور آخر وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا۔ مرحوم علاقہ مالا بار کے گاؤں کوڈالی کے رہنے والے تھے۔ تقسیم ملک کے بعد ۱۹۴۸ء میں مرکز کی خدمت کے لئے قادیان آئے اور ۲۷ سال سے زیادہ عرصہ تک مرکز کی خدمت کی۔ اور اپنے ان ایام درویشی کو خلوص سے گذارا وہ احمدیہ شفاخانہ میں کمپونڈر کی حیثیت سے خدمت بجا لاتے رہے بہت سادہ طبع اور نیک انسان تھے۔ ابھی چند روز قبل ان کی بڑی بیٹی فاطمۃ الزہرا کی شادی کاؤں کوڈالی مالا بار میں ہوئی تھی جس کا اعلان بدر کی گذشتہ اشاعت میں ہوا تھا۔

مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوہ اور سات بچے چھوڑ گئے ہیں۔ ان میں سے بڑی بچی کی شادی ہو چکی ہے۔ اور ایک ہونہار فرزند حمید احمد نسیم چنڈی گڑھ میں انجمن کے خرچ پر ڈاکٹری کی تعلیم پا رہے ہیں۔ باقی بچے کم سن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر رہے۔

مرحوم کی نعش ٹیکسی کے ذریعہ امرتسر سے قادیان لائی گئی تھی۔ آج ساتھ بجے حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل نے درویشان کی ایک بڑی جمعیت کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ نمبر ۔ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ ادارہ بدر مرحوم کی وفات پر ... سے افسوس اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے۔ ایڈیٹر

(۳) خاکسار کی لڑکی عزیزہ بشریٰ سلطانہ بیگم بفضلہ تعالیٰ اور بزرگ دوستوں کی دعاؤں سے P.U.C. I میں کامیاب ہو گئی ہے۔ خاکسار ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے اور آئندہ کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری بچی کو نمایاں کامیابیوں سے نوازتا چلا جائے۔ اور خادمہ دین بنائے آمین

خاکسار

ایچ۔ ایم۔ منڈا نگر صدر جماعت ہبلی